قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۚ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ (آل عمران:74)

روزنامہ

الفضل لندن

مدیر ابو سعید

Online Edition

بدھ 22 دسمبر 2021ء | 17 جمادی الاول 1443 ہجری قمری | 22 فتح 1400 ہجری شمسی | جلد:3 | شمارہ:304

ارشاد باری تعالیٰ

وَقُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا

(البقرہ:84)

ترجمہ: اور تم لوگوں سے اچھی بات کیا کرو۔

فرمان خلیفہ وقت

اگر کسی وقت کسی کی صحیح طور پر مہمان نوازی نہ ہو سکے کہیں کمی رہ جائے مزاج کے مطابق کھانا نہ ملے تو مہمان کا کام نہیں ہے کہ برا منائے اگر مزاج کے مطابق نہیں ہے تو پھر بھی صبر شکر کرکے بغیر انتظامیہ پر یا کام کرنے والے کارکنان پر اعتراض کئے، کھانا کھالینا چاہیے یا پھر بغیر اعتراض کے وہاں سے آجائیں اور کسی کارکن کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ تمہارا کھانا میرے پسند یا معیار کے مطابق نہیں ہے....... اور اکا دکا یہ واقعات بھی ہو جاتے ہیں کہ یہاں آپس میں پرانی رنجشوں کے حوالہ سے ایک دوسرے پر طنز یہ فقرے چست کرنے سے لڑائی جھگڑے تک نوبت آجاتی ہے تو ایسے گھٹیا کام کرنے والے چاہے ایک دو گھر ہی ہوں پورے ماحول کو خراب کر دیتے ہیں اس لئے اس بات کا خیال رکھیں کہ جلسے کے ماحول میں کسی قسم کی ایسی بدمزگی پیدا نہ ہو جو ماحول پر برا اثر ڈالنے والی ہو۔

(خطبات مسرور جلد چہارم صفحہ 374)

اس شمارہ میں

- ہمارا جلسہ سالانہ (منظوم)
- احکام خداوندی (قسط نمبر 22)
- جلسہ ہائے سالانہ نائیجر کی تاریخ
- آئیں ترکی کی سیر پر چلیں

فرمان رسول ﷺ

خوش نصیب شخص

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آنحضورؐ نے فرمایا: خوش نصیب ہے وہ شخص جس کی زبان اس کے قابو میں ہو، جس کا مکان (مہمانوں کے لئے) کشادہ ہو اور وہ خدا کے حضور نادم ہو کر اپنی غلطیوں پر روتا ہو۔

(الترغیب والترھیب الترغیب فی العزلۃ صفحہ 220)

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

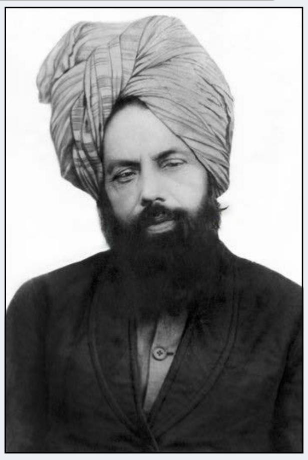

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مولوی غلام حسین صاحب پشاوری اور ان کے ہمراہیوں کے لیے خاص طور پر چند کھانوں کا انتظام کرنے پر آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"میرے لئے سب برابر ہیں اس موقع پر امتیاز اور تفریق نہیں ہو سکتی سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا ہونا چاہیے یہاں کوئی چھوٹا بڑا نہیں۔ مولوی صاحب کے لئے الگ انتظام ان کی لڑکی کی طرف سے ہو سکتا ہے اور وہ اس وقت میرے مہمان ہیں اور سب مہمانوں کے ساتھ ہیں اس لئے سب کے لئے ایک ہی قسم کا کھانا تیار کیا جائے۔ خبردار کوئی امتیاز کھانے میں نہ ہو۔"

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانیؓ جلد اول صفحہ 149)

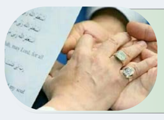

دربارِ خلافت

جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ: ''سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں۔ مَیں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کے لئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آ کر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ مَیں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضا ہے''۔ یہی تقاضا کرتی ہے کہ ''جو کام ہو اللہ کے لئے ہو۔ جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ ...... مسلمانوں میں ادبار اور زوال آنے کی یہ بڑی بھاری وجہ ہے''۔ یعنی کمزوریاں اور گراوٹ جو آئی ہے اس کی یہی وجہ ہے، ورنہ اس قدر کانفرنسیں اور انجمنیں اور مجلسیں ہوتی ہیں اور وہاں بڑے بڑے لسّان اور لیکچرار اپنے لیکچر پڑھتے اور تقریریں کرتے شاعر قوم کی حالت پر نوحہ خوانیاں کرتے ہیں۔ وہ بات کیا ہے کہ اس کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ قوم دن بدن ترقی کی بجائے تنزل ہی کی طرف جاتی ہے''۔ فرمایا کہ: ''بات یہی ہے کہ ان مجلسوں میں آنے جانے والے اخلاص لے کر نہیں جاتے۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 265-266 الحکم جلد 4 نمبر 3 صفحہ 3 تا 11 خط عبدالکریم مؤرخہ 1900ء)

بعض دفعہ لوگ جلسے کے دوران باہر آجاتے ہیں یہ کہتے ہوئے کہ فلاں مقرر کا جو انداز ہے، جس طرح وہ بیان کر رہا ہے میں تو اس طرح نہیں سن سکتا اس لئے باہر آ گیا ہوں۔ یہ بھی ایک طرح کا تکبر ہے۔ اور چاہے کوئی مقرر دھواں دار تقریر کرتا ہے یا نہیں، چاہے وہ اپنے الفاظ اور آواز کے جادو سے آپ کے جذبات کو ابھارتا ہے یا نہیں، تقریریں سنیں اور ان میں علمی اور روحانی نکتے تلاش کریں اور پھر ان سے فائدہ اٹھائیں۔ فرمایا کہ جو صرف آواز اور الفاظ کے جادو سے متأثر ہونے والے ہوتے ہیں وہ کبھی ترقی نہیں کرتے کیونکہ وقتی اثر ہوتا ہے اور مجلس سے اٹھ کر جاؤ تو اثر ختم ہو گیا۔ اور یہی بات ایک احمدی میں نہیں ہونی چاہئے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ''اس جلسہ سے مدّعا اور اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں کہ ان کے دل آخرت کی طرف بکلّی جھک جائیں اور ان کے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیز گاری اور نرم دلی اور باہم محبت اور مؤاخات میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بن جائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں''۔ پھر فرمایا کہ: ''یہ جلسہ ایسا تو نہیں ہے کہ دنیا کے میلوں کی طرح خواہ نخواہ التزام اس کا لازم ہے۔ بلکہ اس کا انعقاد صحت نیت اور حسن ثمرات پر موقوف ہے ورنہ غیر اس کے ہیچ''۔ یعنی اس کی اصل نیت جو ہے وہ روحانی عزت کو بڑھانے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی ہے رسول کی محبت حاصل کرنے کی ہے۔ ورنہ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ ''جب تک یہ معلوم نہ ہو اور تجربہ شہادت نہ دے کہ اس جلسہ سے دینی فائدہ یہ ہے اور لوگوں کے چال چلن اور اخلاق پر اس کا یہ اثر ہے تب تک ایسا جلسہ صرف فضول ہی نہیں بلکہ اس علم کے بعد کہ اس اجتماع سے نتائج نیک پیدا نہیں ہوتے ایک معصیت اور طریق ضلالت اور بدعت شنیعہ ہے۔ میں ہرگز نہیں چاہتا کہ حال کے بعض پیرزادوں کی طرح صرف ظاہری شوکت دکھانے کے لئے اپنے مبائعین کو اکٹھا کروں''۔ صرف اس لئے اکٹھا نہیں کرتا کہ نظر آئے کہ لوگوں کا کتنا مجمع اکٹھا ہو گیا ہے۔ ''بلکہ وہ علت غائی جس کے لئے میں حیلہ نکالتا ہوں اصلاح خلق اللہ ہے''۔ وہ مقصد جس کے لئے یہ وجہ پیدا کی گئی ہے وہ اللہ کی مخلوق کی اصلاح ہے۔ ''مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چار پائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سویا رہوں''۔ یعنی میری حالت پر افسوس ہے کہ میں امن سے سویا رہوں۔ ''اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔ اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔ بلکہ مجھے چاہئے کہ میں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لئے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔ اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ میں اس سے کوئی ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس

بقیہ صفحہ 11 پر

ہمارا جلسہ سالانہ

مہماں مسیح کے ہیں خدا کے حبیب ہیں
مہمان و میزبان سبھی خوش نصیب ہیں

اک عالمِ سرور میں کٹتے ہیں رات دن
دنیا سے دور ہٹ کے خدا کے قریب ہیں

ہونٹوں پہ مسکراہٹیں بازو کھلے ہوئے
چاہت چھلک رہی ہے ادائیں عجیب ہیں

سایہ فگن ہے ذکرِ الٰہی کا رنگ و نور
جادو بیان سارے مقرر خطیب ہیں

پہلو سے کھینچ لیتے ہیں دل سامعین کا
نغمہ سرا یہ جادو بیاں عندلیب ہیں

سب سچے احمدی ہیں خدا کے حصار میں
آفات گو شدید ہیں بے حد مہیب ہیں

آقا کی اک جھلک سے ہوا جشن کا سماں
دنیا کے سارے دردوں دکھوں کے طبیب ہیں

'دل دے کہ ہم نے اُن کی محبت کو پا لیا'
دل کے معاملات عجیب و غریب ہیں

امۃ الباری ناصر۔ امریکہ

قدسیہ نور والا۔ ناروے

احکام خداوندی

قسط نمبر 22

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

’’جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے بند کرتا ہے۔‘‘

(کشتی نوح)

اخلاقیات (حصہ 7)

فحشاء (بے حیائی) سے بچنے کا حکم

• وَ اِذَا فَعَلُوۡا فَاحِشَۃً قَالُوۡا وَجَدۡنَا عَلَیۡہَاۤ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰہُ اَمَرَنَا بِہَا ؕ قُلۡ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ

(الاعراف: 29)

اور جب وہ کوئی بے حیائی کی بات کریں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے آباءو اجداد کو اِسی پر پایا اور اللہ ہی نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے۔ تُو کہہ دے یقیناً اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ وَاِیۡتَآیِٔ ذِی الۡقُرۡبٰی وَیَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ وَالۡبَغۡیِ ۚ یَعِظُکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ

(النحل: 91)

یقیناً اللہ عدل کا اور احسان کا اور اقرباء پر کی جانے والی عطا کی طرح عطا کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے منع کرتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت کرتا ہے تا کہ تم عبرت حاصل کرو۔

• قُلۡ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ مَا بَطَنَ وَ الۡاِثۡمَ وَ الۡبَغۡیَ بِغَیۡرِ الۡحَقِّ

(الاعراف: 34)

تو کہہ دے کہ میرے ربّ نے محض بے حیائی کی باتوں کو حرام قرار دیا ہے وہ بھی جو اس میں سے ظاہر ہو اور وہ بھی جو پوشیدہ ہو۔ اسی طرح گناہ اور ناحق بغاوت کو بھی۔

نوٹ: (اس آیت میں درج ذیل چیزیں حرام کی گئی ہیں)

1- فواحش (یعنی بے حیائی کی باتیں) جو ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

2- گناہ۔

3- ناحق بغاوت کرنا۔

اسراف اور فضول خرچے سے بچنا

• کُلُوۡا مِنۡ ثَمَرِہٖۤ اِذَاۤ اَثۡمَرَ وَ اٰتُوۡا حَقَّہٗ یَوۡمَ حَصَادِہٖ ۫ۖ وَ لَا تُسۡرِفُوۡا ؕ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الۡمُسۡرِفِیۡنَ

(الانعام: 142)

جب وہ پھل لائیں تو ان کے پھل میں سے کھایا کرو اور اس کی برداشت کے دن اس کا حق ادا کیا کرو اور اسراف سے کام نہ لو یقیناً وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

ظن حق کے مقابل پر کسی کام نہیں آئے گا

• وَ اٰتِ ذَاالۡقُرۡبٰی حَقَّہٗ وَ الۡمِسۡکِیۡنَ وَ ابۡنَ السَّبِیۡلِ وَ لَا تُبَذِّرۡ تَبۡذِیۡرًا۔ اِنَّ الۡمُبَذِّرِیۡنَ کَانُوۡۤا اِخۡوَانَ الشَّیٰطِیۡنِ ؕ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوۡرًا

(بنی اسرائیل: 27-28)

اور قرابت دار کو اس کا حق دے اور مسکین کو بھی اور مسافر کو بھی مگر فضول خرچی نہ کر۔

یقیناً فضول خرچ لوگ شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے ربّ کا بہت ناشکرا ہے۔

بخل اور اسراف کے درمیان میانہ روی اختیار کرنا

• وَ لَا تَجۡعَلۡ یَدَکَ مَغۡلُوۡلَۃً اِلٰی عُنُقِکَ وَ لَا تَبۡسُطۡہَا کُلَّ الۡبَسۡطِ فَتَقۡعُدَ مَلُوۡمًا مَّحۡسُوۡرًا

(بنی اسرائیل: 30)

اور اپنی مٹھی (بخل کے ساتھ) بھینچے ہوئے گردن سے نہ لگا لے اور نہ ہی اُسے پورے کا پورا کھول دے کہ اس کے نتیجہ میں تُو ملامت زدہ (اور) حسرت زدہ ہو کر بیٹھ رہے۔

• وَ الَّذِیۡنَ اِذَاۤ اَنۡفَقُوۡا لَمۡ یُسۡرِفُوۡا وَ لَمۡ یَقۡتُرُوۡا وَ کَانَ بَیۡنَ ذٰلِکَ قَوَامًا

(الفرقان: 68)

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو اِسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ اس کے درمیان اعتدال ہوتا ہے۔

بخل کا حکم دینے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا

• لِّکَیۡلَا تَاۡسَوۡا عَلٰی مَا فَاتَکُمۡ وَلَا تَفۡرَحُوۡا بِمَاۤ اٰتٰىکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخۡتَالٍ فَخُوۡرِ ۣ الَّذِیۡنَ یَبۡخَلُوۡنَ وَ یَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبُخۡلِ ؕ وَ مَنۡ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰہَ ہُوَ الۡغَنِیُّ الۡحَمِیۡدُ

(الحدید: 24-25)

(یاد رہے یہ تقدیرِ الٰہی ہے) تا کہ تم اس پر جو تم سے کھویا گیا غم نہ کرو اور اُس پر اِتراؤ نہیں جو اُس نے تمہیں دیا اور اللہ کسی تکبر کرنے والے، بڑھ بڑھ کر فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

(یعنی) ان لوگوں کو جو بخل کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی بخل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اور جو منہ پھیر لے تو (وہ جان لے کہ) یقیناً اللہ ہی بے نیاز اور صاحب حمد ہے۔

حد سے تجاوز کرنے والوں کی پیروی نہ کرنا

• وَ لَا تُطِیۡعُوۡۤا اَمۡرَ الۡمُسۡرِفِیۡنَ

(الشعراء: 152)

اور حد سے بڑھنے والوں کے حکم کی پیروی نہ کرو۔

• الَّذِیۡنَ یُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ وَ لَا یُصۡلِحُوۡنَ

(الشعراء: 153)

جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔

مداہنت اور برائیوں میں ملوث انسانوں کی اطاعت کی ممانعت

• فَلَا تُطِعِ الۡمُکَذِّبِیۡنَ۔ وَدُّوۡا لَوۡ تُدۡہِنُ فَیُدۡہِنُوۡنَ۔ وَ لَا تُطِعۡ کُلَّ حَلَّافٍ مَّہِیۡنٍ۔ ہَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیۡمٍ۔ مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ۔ عُتُلٍّۭ بَعۡدَ ذٰلِکَ زَنِیۡمٍ

(القلم: 9-14)

پس تو جھٹلانے والوں کی اطاعت نہ کر۔ وہ چاہتے ہیں کہ اگر تُو لوچ سے کام لے تو وہ بھی لوچ سے کام لیں گے۔ اور تُو ہرگز کسی بڑھ بڑھ کر قسمیں کھانے والے ذلیل شخص کی بات نہ مان۔ (جو) سخت عیب جُو (اور) چغلیاں کرتے ہوئے بکثرت چلنے والا ہے۔ (جو) بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے تجاوز کرنے والا (اور) سخت گنہگار ہے۔ بہت سخت گیر۔ اس کے علاوہ ولدِ حرام ہے۔

نوٹ: (ان آیات میں مذکورہ بالا برائیوں میں مبتلا لوگوں کی اطاعت نہ کرنے کا حکم ہے)

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود)

خالد محمود۔ نائیجر

جلسہ ہائے سالانہ جماعت احمدیہ نائیجر کی تاریخ

پہلا نیشنل جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ کی بنیاد بانی جماعت احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اذن الٰہی سے 1891ء میں رکھی تھی۔ آپؑ نے ایک اشتہار میں افراد جماعت کو اس جلسہ سالانہ کے انعقاد اور اس کی اغراض و مقاصد سے متعلق آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:

’’تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولا کریم اور رسول مقبول ﷺ کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے تا اگر خدائے تعالیٰ چاہے تو کسی برہان یقینی کے مشاہدہ سے کمزوری اور ضعف اور کسل دور ہو۔ اور یقین کامل پیدا ہو کر ذوق اور شوق اور ولولہ عشق پیدا ہو جائے۔ سو اس بات کے لئے ہمیشہ فکر رکھنا چاہیے اور دعا کرنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ یہ توفیق بخشے۔ اور جب تک یہ توفیق حاصل نہ ہو کبھی کبھی ضرور ملنا چاہیے۔ کیونکہ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہو گی۔‘‘

نیز فرمایا:

’’حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کو سننے کے لیے اور دعا میں شریک ہونے کے لیے اس تاریخ پر آجانا چاہئے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقایق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں۔ اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور توجہ ہو گی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے۔‘‘

(اشتہار 30 دسمبر 1891ء۔ آسمانی فیصلہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351-353)

حضرت مسیح موعودؑ کی ان ہدایات کی روشنی میں ہر ملک میں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہو رہے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ نائیجر کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ مؤرخہ 29-30 اپریل 2005ء بمقام ’’راڈاڈاوا‘‘ ریجن تاوا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ راڈاڈاوا گاؤں کو تاوا ریجن کی پہلی جماعت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مکرم فخر الاسلام مبلّغ سلسلہ کو افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات بجالانے کا موقع ملا۔ آپ نے خدام و انصار کے ساتھ مل کر جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے متعدد وقارعمل کیے۔

جلسہ کی کاروائی کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ احباب جماعت کے لئے بک سٹال و تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ احمدی احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت افراد نے شرکت کی۔ جلسہ میں ہمسایہ ملک بورکینا فاسو سے مکرم رانا فاروق صاحب مبلّغ سلسلہ، مکرم ریاض احمد خان مبلّغ سلسلہ اور بینن سے مکرم آصف احمد ڈار مبلغ سلسلہ، مکرم مجیب احمد طاہر مبلّغ سلسلہ نے شرکت کی۔ مکرم خالد محمود امیر و مشنری انچارج بینن و نائیجر نے اختتامی خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

علاقے کی بڑی شخصیات میں سے Prefect ڈیپارٹمنٹ کونی، میئر ڈیپارٹمنٹ سرناوا، علاقائی چیف ڈیپارٹمنٹ ڈوگراوا پروگرام میں شامل ہوئے۔ معزز مہمانوں کے اعزاز میں 30 اپریل کی شام برنی کونی مشن ہاؤس میں ڈنر کا اہتمام کیا گیا۔

دوسرا نیشنل جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ نائیجر کو دوسرا جلسہ سالانہ 14-15 اپریل 2006 بمقام ’’راڈاڈاوا‘‘ تاوا ریجن میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم فخر الاسلام کو بطور افسر جلسہ سالانہ خدمات بجالائے۔ احمدی احباب کے علاوہ غیر از جماعت افراد نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ ہمسایہ ملک نائیجریا سے مکرم صالح عمر لوکل مشنری جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

تیسرا نیشنل جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ نائیجر کو اپنا تیسرا نیشنل جلسہ سالانہ 2-3 مارچ 2007 بمقام ’’نیامے‘‘ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ مکرم ناصر محمود ثاقب امیر و مشنری انچارج بورکینا فاسو نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی اہمیت و افادیت بیان کی۔ نماز جمعہ کے بعد جامع مسجد ناصر کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔

جلسہ میں علماء کرام نے جماعت احمدیہ کا تعارف، تربیت اولاد، انفاق فی سبیل اللہ، سیرت النبی ﷺ اور نظام خلافت کے عناوین پر تقاریر کیں۔ اس جلسہ کی خاص بات حاضرین جلسہ کو حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا دورہ بینن دکھایا گیا۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں علاقہ کے سابق میئر، میئر ڈیپارٹمنٹ سرناوا، علاقائی چیف ڈیپارٹمنٹ ڈوگراوا اور ہمسایہ ملک نائیجریا سے دو رکنی وفد نے شرکت کی۔ ملک کے 32 مقامات سے 700 افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔ پرائیویٹ ٹی وی Tenere پر جلسہ کی خبر نشر ہوئی۔

چوتھا نیشنل جلسہ سالانہ

چوتھا جلسہ سالانہ مؤرخہ 7-8 مارچ 2008 بمقام ’’نیامے‘‘ جامع مسجد ناصر میں منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ جلسہ میں جماعت احمدیہ کا تعارف، سیرت النبی ﷺ، نظام خلافت، عظمت قرآن اور مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ پر تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں گورنر نیامے کے علاوہ 16 بڑی شخصیات نے شرکت کی۔ گورنر نیامے اور دیگر 6 شخصیات نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بورکینا فاسو اور بینن سے جماعتی وفود شریک ہوئے۔ مکرم اکبر احمد طاہر امیر و مشنری انچارج کے انٹرویو کے ساتھ جلسہ کی خبر 2 پرائیویٹ ٹی وی چینلز، 3 ریڈیوز پر نشر ہوئی۔ 3 اخبارات نے جلسہ کے کاروائی کو شائع کیا۔ ملک کے 48 مختلف مقامات سے 500 افراد شریک ہوئے۔ مکرم عبد الرحمٰن ڈاری کو بطور افسر جلسہ سالانہ خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

پانچواں نیشنل جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ نائیجر کو پانچواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 6-7 مارچ 2009 بمقام ’’نیامے‘‘ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ دعوت الی اللہ، خلافت کی اہمیت، سیرت حضرت مسیح موعودؑ، انفاق فی سبیل اللہ اور تربیت اولاد کے عناوین پر تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

صد سالہ خلافت جوبلی کے سلسلہ میں خلافت کے عنوان پر مقالہ لکھنے کا مقابلہ خدام و انصار کے درمیان کرایا گیا۔ انصار وخدام میں سے مکرم ابروباکو صاحب اور معلّمین میں سے مکرم سعیدو ساکو اوّل قرار پائے۔ پوزیشن حاصل کرنے والے ہر دو احباب کو انعام سے نوازا گیا۔ اس جلسہ کی خاص بات میئر کمیون 2 نے گورنر نیامے کی موجودگی میں مکرم اکبر احمد طاہر امیر جماعت احمدیہ کو سند خوشنودی سے نوازا۔

اس جلسہ میں وزیر بہبود آبادی و سوشل ورک نے شرکت کی اور خطاب کیا۔ جماعت نائیجر کی تاریخ میں جلسہ سالانہ کے موقع پر کسی وزیر نے پہلی بار شرکت کی۔ علاوہ ازیں 13 بڑی شخصیات جلسہ میں شریک ہوئیں۔ بینن سے مکرم رانا فاروق احمد امیر و مشنری انچارج بینن نے شرکت کی۔ جلسہ کی خبر نیشنل ٹی وی کے علاوہ 2 پرائیویٹ ٹی وی چینلز، 5 ریڈیوز پر نشر ہوئی۔ ملک کے 52 مختلف مقامات سے 485 احباب نے جلسے کو رونق بخشی۔ مکرم عبد الرحمٰن ڈاری افسر جلسہ سالانہ کی خدمات بجا لائے۔

چھٹا نیشنل جلسہ سالانہ

مکرم اکبر احمد طاہر امیر جماعت نائیجر اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے

مؤرخہ 26-27 نومبر 2010 چھٹا نیشنل جلسہ سالانہ بمقام ’’نیامے‘‘ منعقد ہوا۔ جلسہ کی تیاری ڈیڑھ ماہ قبل شروع ہوئی۔ ریجنز سے خدام نے وقارعمل میں حصہ لیا۔ جلسہ کا عنوان ’’اسلام امن کا مذہب رکھا گیا‘‘۔ نماز

جمعہ کے ساتھ جلسہ کا آغاز ہوا۔مکرم اکبر احمد طاہر امیر جماعت احمدیہ نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی غرض و غایت بیان کی۔نظام خلافت، جماعت احمدیہ کا تعارف، سیرت النبی ﷺ، عظمت قرآن ، اسلام امن کا مذہب ،جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔مکرم عمر معاذ مبلّغ سلسلہ مالی نے اختتامی خطاب فرمایا۔دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔

سابق گورنر نیامے، سابق میئر کمیون 2 کے علاوہ 5 اتھارٹیز نے جلسہ میں شرکت کی۔بینن ،مالی ،ٹوگ ،وبورکینا فاسو کے وفود بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔جلسہ کی خبر 2 ٹی وی چینل اور 6 ریڈیوز پر نشر ہوئی۔3 اخبارات نے جلسہ کی خبر کو شائع کیا۔ملک بھر کی 49 جماعتوں اور 33 زیر رابطہ دیہات سے 687 افراد کو جلسہ سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ مکرم عبد الرحمٰن ڈاری صاحب افسر جلسہ سالانہ کے طور پر خدمات بجا لائے۔

جلسہ گاہ کا ایک منظر

ساتواں نیشنل جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ نائیجر کو اللہ کے فضل سے ساتواں جلسہ سالانہ 23-24 دسمبر 2011 بمقام ”نیامے“ احمدیہ پرائمری سکول کے احاطہ میں منعقد کرانے کی توفیق ملی۔جلسہ کی تیاری دو ماہ قبل شروع کی گئی۔وقار عمل کرائے گئے،مردانہ جلسہ گاہ،زنانہ جلسہ گاہ،رہائش کا انتظام، بک سٹال، تصویری نمائش،پانی و بجلی کی فراہمی کے انتظامات کئے گئے۔جلسہ کا آغاز نماز جمعہ کی ادائیگی کے ساتھ ہوا۔مکرم اکبر احمد طاہر امیر ومشنری انچارج نے خطبہ جمعہ میں جلسہ سالانہ کی اہمیت بیان کی اور احباب جماعت کو جلسہ کے پروگرامز سے بھر پور مستفید ہونے کی تلقین کی۔گورنر نیامے نے مع سٹاف نماز جمعہ میں شرکت کی۔

مکرم عارف محمود مبلغ سلسلہ بینن اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے

پہلے اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام جماعت نائیجر کے نام بامحاورہ ترجمہ کے ساتھ پڑھ کر سنایا گیا۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع جلسہ سالانہ نائیجر

مجھے خوشی ہے کہ آپ اپنا جلسہ سالانہ (23، 24 دسمبر 2011) منعقد کر رہے ہیں۔اللہ آپ کا یہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے اور آپ ہر لحاظ سے اس جلسہ سے مستفید ہوں۔یہ کوئی معمولی جلسہ نہیں ہے کیونکہ اس کے متعلق امام وقت حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے۔اس جلسہ کے اغراض میں سے بڑی غرض تو یہ ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اٹھانے کا موقع ملے اور ان کے معلومات وسیع ہوں اور خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے ان کی معرفت ترقی پذیر ہو۔پھر اس کے ضمن میں یہ بھی فوائد ہیں کہ اس ملاقات سے تمام بھائیوں کا تعارف بڑھے گا اور اس جماعت کے تعلقات اخوت استحکام پذیر ہوں گے ۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 281)

اس جلسہ کے دوران غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں اور آپ مستقل نماز اور استغفار کی طرف توجہ رکھیں اور جماعت کے علما کی طرف سے کی جانے والی تقاریر کو غور سے سنیں اور اپنے علم میں اضافہ کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کریں اور ہر طرح کی برکات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک صحیح احمدی بننے کی کوشش کریں۔ایک احمدی مسلمان ہونے کی حیثیت سے آپ پر ہر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اخلاق، دیانتداری، ایمانداری اور تقویٰ کے لحاظ سے اعلیٰ نمونے دکھائیں آپ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کریں اور انہیں معمولی نہ سمجھیں بلکہ ان پر دوسرے لوگوں سے زیادہ عمل کرنے والے ہوں۔آپ اپنے کسی بھی عمل سے اپنے آپ کو اس مقام سے نیچے نہ گرائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے لیے مقرر کیا ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ”وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں، وہ جھوٹ نہ بولیں، وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔غرض ہر ایک قسم کے معاصی اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں اور کوئی زہریلا خمیر ان کے وجود میں نہ رہے۔“

(مجموعہ اشتہارات جدید ایڈیشن جلد سوم صفحہ 46-47)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ خود ایک ایسی جماعت کی بنیاد رکھ رہا ہے جو قرآن کو قبول کرے گی اور ہر طرح کی برائی کو نکال کر ایک پاکیزہ جسم کی طرح بنائی جائے گی۔آپ نے فرمایا کہ ہم سب اجتماعی طور پر ایک ایسا نمونہ دکھائیں کہ ہمارے کسی برے عمل سے کسی پیروی کرنے والے کے قدم نہ ڈگمگا جائیں اور آپ نے فرمایا کہ جب اللہ کے فضل کی بارش زمین پر نازل ہوتی ہے تو جیسے اس کی وجہ سے پودے اگنے لگتے ہیں لیکن اس کے ساتھ جھاڑیاں بھی اگ جاتی ہیں یعنی غلط لوگ بھی ایمان لانے والوں کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں۔فرمایا اس جماعت کی بنیاد قرآن و حدیث کی تعلیمات اور زمینی و آسمانی نشانات کا مجموعہ ہے۔نیز فرمایا کہ اللہ کی طرف سے جو بھی آتا ہے اسے خدا کی طرف سے ایک مہر دی جاتی ہے اور مجھے جو مہر دی گئی ہے وہ حضرت محمد ﷺ کی مہر ہے اس کا مطلب ہے کہ جو بھی اس زمانے میں خدا کی طرف سے آئے گا وہ حضرت محمد ﷺ کی پیروی اور تصدیق میں آئے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لیے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب طیار کیے گئے تھے۔خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لیے ہے اور بدقسمت ہے جس کا تمام ہم وغم دنیا کے لیے ہے ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے تو وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے کیونکہ وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔“

(روحانی خزائن جدید ایڈیشن جلد 20 صفحہ 63)

چنانچہ میں آپ کو تبلیغی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ تبلیغ کرنا ہر احمدی کا فرض ہے اس کے لیے سب سے اہم آپ کا اپنا ذاتی عمل ہے احمدی مسلمان اسلام کی سچی تعلیمات پر عمل کرنے کے دعویدار ہیں اس لیے یہ بھی ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس پیغام کو ساری دنیا میں پھیلائیں۔اب سوال یہ ہے کہ ہم یہ کیسے کر سکتے ہیں۔سب سے زیادہ اہمیت کی حامل بات یہ ہے کہ ہم اپنے اعمال کو انبیاء کے اعمال کے مطابق ڈھال لیں اور انکی طرح سچائی کا اعلیٰ نمونہ پیش کریں اور ہماری سچائی کا معیار آنحضرت محمد ﷺ کے ماننے والوں کے معیار کے مطابق ہونا چاہیے جیسا کہ میں اپنے ایک خطبہ میں سچائی کے حوالہ سے بیان کر چکا ہوں اس لیے ہم پر لازم ہے کہ ہم رسول پاک ﷺ کے نقش قدم پر چلیں اور اس کے لیے ہمیں سب سے پہلے سچائی پر قائم ہونا پڑے گا اور اسی طریقے سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن اور آنحضرت ﷺ کا پیغام پوری دنیا کو پہنچا سکتے ہیں۔چنانچہ ہماری خواہشیں اور کوششیں تب ہی پوری ہو سکتی ہیں کہ جب ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو اور ہر لحہ سچائی پر عمل کریں۔ہماری گھریلو اور معاشرتی زندگی بھی سچائی کا نمونہ ہونی چاہیے اس کے بعد ہی ہماری کوششیں دوسروں کے لیے متاثر کن ہوں گی اور ان کو اسلام احمدیت کے قریب لائیں گی۔اللہ تعالیٰ آپ کو تبلیغ کے بہترین نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔اور آپ کی تبلیغ کی کوششوں میں آپ کی مدد فرمائے۔جیسا کہ آپ جانتے ہیں جماعت اب ایک عالمی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہے اس لیے اس کے ساتھ ہی جماعت کے ممبران کو مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑ رہا ہے اور کچھ ممالک میں انتہا پسندوں کی طرف سے نفرت آمیز اور دھمکی آمیز رویہ کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ہمیں ان باتوں سے ہرگز مایوس نہیں ہونا چاہیے کیونکہ ہم سب انبیاء کی تاریخ سے واقف ہیں کہ مشکلات اور تکالیف ان انبیاء اور ان کے ماننے والوں کو بھی دی جاتی تھیں یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کو جو اللہ کے محبوب نبی تھے جن کے لیے یہ کائنات تخلیق کی گئی اور ان کے صحابہ کو بھی ان تکالیف اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور مالی قربانی کے علاوہ ہزاروں لوگوں نے اللہ کی راہ میں اپنی اور اپنے بچوں کی جانیں بھی پیش کیں۔جب

بھی جماعت احمدیہ پر یہ حالات آئیں تو ہمیں اپنے انبیاء اور خاص طور پر آنحضور ﷺ کے حالات کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور ہمارا پختہ ایمان اور یقین ہونا چاہیے کہ یہ مشکل حالات ہماری آئندہ آنے والی کامیابی و کامرانی کی بنیاد ہیں۔ اور یہ مشکل حالات ہمارے لیے ہماری دعاؤں کی قبولیت اور قرب الہیٰ کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آنحضور ﷺ کے صحابہ نے قربانیوں کے معاملہ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی لیکن اسلام کی فتح صرف ان قربانیوں کی بدولت نہ تھی بلکہ اس سے قبل صحابہ کی عبادات اور دعائیں بھی تھیں اور وہ سب دعائیں جو آنحضور ﷺ نے راتوں کو جاگ جاگ کر خدا کے حضور آنسو بہاتے ہوئے کیں اور انہی سب کی وجہ سے یہ انقلاب برپا ہوا۔

ہمارا ایمان ہے کہ ہماری مدد صرف خدا ہی کرسکتا ہے اس لیے میں نے آپ سے ہر روز نوافل کی ادائیگی کے لیے کہا تھا اور ہفتہ وار ایک روزہ رکھنے کی تاکید کی تھی۔ اب میں دوبارہ آپ کی توجہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے لیے حفاظت اور مدد کے لیے دعائیں مانگنے کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں اور آپ کی دعاؤں میں اس قدر تڑپ ہونی چاہیے کہ وہ آسمانوں کی بلندیوں کو چیرتی ہوئیں اللہ تعالیٰ کے دروازے پر دستک دینے والی ہو جائیں ۔ نیز میں نے آپ کو ہدایت دی تھی کہ ہمیشہ نظام خلافت سے مضبوط تعلق اور وابستگی قائم رکھیں اور آج اس کی نشاۃ ثانیہ کی بنیاد نظام خلافت سے ہی وابستہ ہے اس لیے آپ ہرممکن کوشش کریں کہ اپنی نسلوں کو خلافت احمدیہ کی برکات سے مستفید ہونے کی تاکید کرتے رہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین) جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کے وارث بنتے ہیں جو آپ نے اس جلسہ میں شامل ہونے والوں کے لیے کیں ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

بالآخر میں دعا پر ختم کرتا ہوں کہ ہر یک صاحب جو اس للہیٰ جلسہ کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور انکو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور انکی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہم غم دور فرماوے۔ اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور انکی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر یک قوت اور طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین

(مجموعہ اشتہارات جلد اول جدید ایڈیشن صفحہ 281، 282)

بعد ازاں سیرت النبی ﷺ، برکات خلافت، افریقہ میں احمدیت، عظمت قرآن، سیرت حضرت مسیح موعودؑ پر تقاریر ہوئیں۔ مکرم عبد العزیز صدر مجلس خدّام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے جو کہ عیسائیت سے احمدی ہوئے تھے، اپنا قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ سنایا۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ میں گورنر نیامے مع سٹاف 27 ممبرز اور پروٹوکول آفیسر وزیر اعظم کے علاوہ 13 اتھارٹیز نے شرکت کی۔ ہمسایہ ملک بینن سے مکرم عارف محمود مبلغ سلسلہ، نائیجیریا سے مکرم صالح عمر لوکل مشنری اور آئیوری کوسٹ سے صدر مجلس خدّام الاحمدیہ جلسہ میں شریک ہوئے۔

جلسہ کی خبر 6 ٹی وی چینلز، 2 ریڈیوز پر نشر ہوئی۔ ملکی پانچ اخبارات نے خبر کو شائع کیا۔ ملک کی مختلف 68 جماعتوں اور 20 زیر رابطہ گاؤں سے 946 افراد شامل ہوئے۔

آٹھواں نیشنل جلسہ سالانہ

30 دسمبر و یکم جنوری 2012 جماعت احمدیہ نائیجر کو آٹھواں جلسہ سالانہ ''نیامے'' احمدیہ پرائمری سکول کے احاطہ میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ مکرم طاہر ندیم مبلغ سلسلہ بطور مرکزی نمائندہ لندن سے تشریف لائے۔ آپ نے مکرم اکبر احمد طاہر امیر جماعت کے ہمراہ جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور کارکنان کو نصائح فرمائیں۔

جلسہ کا آغاز نماز جمعہ کی ادائیگی سے ہوا۔ آپ نے نماز جمعہ پڑھائی، خطبہ جمعہ میں احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی اہمیت اور دوران جلسہ درود شریف پڑھنے کی تلقین کی۔ نماز جمعہ میں 14 اتھارٹیز نے شرکت کی۔ نماز جمعہ کے بعد ڈائریکٹر کیبنٹ وزیر داخلہ و مذہبی امور نے مختصر خطاب فرمایا اور جماعتی خدمات کی تعریف کی۔

دوران جلسہ آنحضور ﷺ کا عشق الہٰی، تربیت اولاد، آنحضرت ﷺ کا دشمنوں سے حسن سلوک، مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ، آپ ﷺ کے معجزات، جیسے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ اختتامی تقریر مکرم طاہر ندیم نے، خلافت کے ساتھ پختہ تعلق پر فرمائی۔ دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔

مالی، ٹوگو سے جماعتی وفود نے جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ کی خبر 4 ٹی وی چینلز نے نشر کی۔ ملکی 4 اخبارات نے جلسہ کے حوالہ سے خبر شائع کی۔ ملک بھر سے 98 جماعتوں کے افراد جلسہ میں شامل ہوئے۔

نوواں نیشنل جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ نائیجر کو اپنا نوواں جلسہ سالانہ 27-28 دسمبر 2013 ''نیامے'' میں منعقد کرانے کی سعادت ملی۔ جلسہ کی تیاری کا عمل تین ماہ قبل شروع ہوا۔ مختلف ریجنز کے 60 خدّام نے جلسہ سے پانچ روز قبل وقارعمل کے ذریعے جلسہ گاہ کے انتظامات میں معاونت کی توفیق پائی۔ مکرم رانا فاروق صاحب امیر جماعت بینن نے بطور مرکزی نمائیندہ جلسہ میں شرکت فرمائی۔ آپ نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ جلسہ گاہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کارکنان کو نصائح فرمائیں۔

آپ نے خطبہ جمعہ میں سیرت النبی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعد از نماز آپ نے 6 ٹی وی چینلز، 7 ریڈیوز اور 14 اخباری نمائیندگان کو انٹرویو دیا۔ جلسہ کی خاص بات حضور انور کا خطبہ جمعہ ہاؤسا ترجمہ کے ساتھ حاضرین جلسہ کو سنایا گیا۔ جلسہ میں انفاق فی سبیل اللہ، آنحضور ﷺ کا جود وسخا، صحابہ رسول ﷺ کی قربانیں، مسیح موعودؑ کی خدمت قرآن، مالی نظام کی اہمیت و برکات، کے عناوین پر تقاریر کی گئیں۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، لوکل زبانوں میں جلسہ جات، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ملک کی 105 جماعتوں کے 905 افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔

دسواں نیشنل جلسہ سالانہ

مہمان خصوصی مکرم اعصام الخامسی صدر جماعت مراکش اجلاس کی صدرارت کرتے ہوئے

مؤرخہ 19-20 دسمبر 2014 بمقام ''نیامے'' جماعت احمدیہ نائیجر کا دسواں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ مکرم اعصام الخامسی صدر جماعت مراکش بطور مہمان خصوصی جلسہ میں شریک ہوئے۔ آپ نے مکرم شاکر مسلم امیر جماعت نائیجر کے ہمراہ جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کارکنان کو نصائح فرمائیں۔ جلسہ کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں نظام خلافت کی اہمیت پر زور دیا۔ بعد از نماز جمعہ آپ نے 5 ٹیوی چینلز، 6 ریڈیوز اور 6 اخباری نمائندگان کو انٹرویو دیا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد احباب جماعت کو حضور انور کا خطبہ جمعہ ہاؤسا ترجمہ کے ساتھ دکھایا گیا۔ جلسہ میں جہاد کی حقیقت از روئے قرآن، آنحضرت ﷺ امن کے پیامبر، حضور انور کے قیام امن کے لئے خطابات کا خلاصہ، موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ مکرم اعصام الخامسی نے اپنے اختتامی خطاب میں، خلافت سے تعلق، پر روشنی ڈالی اور اپنا قبول احمدیت کا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا۔ دوران جلسہ نماز تہجد، درس بعد از نماز، لوکل زبانوں میں جلسہ جات، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ٹوگو سے مکرم عرفان احمد ظفر صدر جماعت نے وفد کے ہمراہ جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ میں 109 جماعتوں کے 975 افراد شریک ہوئے۔

گیارواں نیشنل جلسہ سالانہ

مہمان خصوصی مکرم سلیم الحسنی صدر جماعت تیونس جلسہ کے دوران خطاب کرتے ہوئے

جماعت احمدیہ نائیجر کو اپنا گیارواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 27- 28 نومبر 2015 بمقام ''نیامے''منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ گاہ کی تیاری و انتظامات کے لئے مختلف ریجنز سے 6 روز قبل 60 خدام کو معاونت کا موقع ملا۔امسال جلسہ کا موضوع ''اسلام امن کا مذہب قرآن کریم کی تعلیمات کی رو سے'' رکھا گیا۔

امسال مکرم سلیم الحسنی صدر جماعت تیونس بطور مہمان خصوصی جلسہ میں شریک ہوئے۔آپ نے مکرم شاکرمسلم امیر جماعت کے ہمراہ جلسہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کارکنان سے مخاطب ہوئے۔مکرم عمر معاذ مبلغ سلسلہ مالی نے خطبہ جمعہ ''سیرت النبی ﷺ'' کے موضوع پر دیا۔بعد از نماز جمعہ مکرم سلیم الحسنی صاحب نے 4 ٹی وی چینلز،8 ریڈیوز اور 5 اخباری نمائندگان کو انٹرویو دیا۔نماز مغرب و عشاء کے بعد احباب جماعت کوحضور انور کا خطبہ جمعہ ہاؤسا ترجمہ کے ساتھ دکھایا گیا۔

دوران جلسہ عظمت قرآن اور امام مہدیؑ کا کردار، آنحضور ﷺ امن کے پیامبر، معاشرے کا امن قرآن کریم کی رو سے، دوسرے مذاہب کا احترام، خلافت احمدیہ کی امن عالم کے لئے مساعی، موضوعات پر تقاریر کی گئیں۔ دوران جلسہ نماز تہجد،درس بعد از نماز،لوکل زبانوں میں جلسہ جات، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ٹوگو اور مالی سے وفود نے جلسہ میں شرکت کی۔اندرون ملک سے 115 جماعتوں کے 1350 افراد جلسہ میں شریک ہوئے۔

بارہواں نیشنل جلسہ سالانہ

مؤرخہ 22-23-24 دسمبر 2016 بمقام ''نیامے''جماعت احمدیہ نائیجر کو بارہواں نیشنل جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے خدام نے متعدد وقارعمل کئے۔مردانہ جلسہ گاہ ،زنانہ جلسہ گاہ ،رہائش کا انتظام، بک سٹال و تصویری نمائش کا اہتمام کیا گیا۔ امسال بھی مکرم سلیم الحسنی صدر جماعت تیونس بطور مہمان خصوصی جلسہ میں شریک ہوئے۔آپ نے مکرم شاکرمسلم امیر جماعت کے ہمراہ جلسہ گاہ کا معائنہ کیا اور کارکنان کو قیمتی نصائح سے نوازا۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں ''سیرت النبی ﷺ'' کے موضوع پر روشنی ڈالی۔جلسہ کا باقاعدہ آغاز نماز عصر کے بعد ہوا۔نماز مغرب و عشاء کے بعدحضور انور کا خطبہ جمعہ ہاؤسا ترجمہ کے ساتھ حاضرین جلسہ کو سنایا گیا۔

امسال جلسہ میں "قرآن کریم کی اخلاقی تعلیمات"شہدائے اسلام و احمدیت"اخلاقیات از روئے سیرت و تعلیمات حضرت مسیح موعودؑ"موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔ دوران جلسہ نماز تہجد،درس بعد از نماز،لوکل زبانوں میں جلسہ جات، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔جلسہ کے پروگرام کو نیشنل ٹی وی اور ریڈیو نے کوریج دی۔امسال جلسہ میں 263 جماعتوں کے 1437 افراد شریک ہوئے۔

تیرہواں نیشنل جلسہ سالانہ

مؤرخہ 28-29-30 دسمبر 2017بروز جمعرات، جمعہ، ہفتہ جماعت احمدیہ نائجر کو تیرہواں جلسہ سالانہ بمقام "نیامے " منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے خدام نے محنت سے کام کیا۔امسال مکرم ظفراحمد بٹ امیر جماعت مالی بطور مہمان خصوصی جلسہ میں شریک ہوئے۔آپ نے مکرم شاکرمسلم امیر جماعت نائجیر کے ہمراہ جلسہ گاہ کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کارکنان سے مخاطب ہوئے۔

جلسہ کا آغاز بعد از نماز عصر ہوا۔جلسہ میں انفاق فی سبیل اللہ از روئے قرآن ،شہدائے احمدیت، تحریک وقف جدید کا تعارف،انفاق فی سبیل اللہ سیرت صحابہ کی روشنی میں، تحریک جدید کا تعارف،انفاق فی سبیل اللہ سیرت صحابہ حضرت مسیح موعودؑ کی روشنی میں تقاریر کی گئیں۔حضور انور کا خطبہ جمعہ ہاؤسا ترجمہ کے ساتھ دکھایا گیا۔مکرم شیخ عبد الرحمٰن مشیراسپیکر قومی اسمبلی کے علاوہ 3 لوکل اتھارٹیز نے جلسہ میں شرکت کی۔دوران جلسہ نماز تہجد،درس بعد از نماز،لوکل زبانوں میں جلسہ جات ، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ملک بھرسے 1557 احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔

چودہواں نیشنل جلسہ سالانہ

چودہواں جلسہ سالانہ بمقام ''برنی کونی '' 2018 میں منعقد ہوا۔جلسہ کی مزید معلومات نہیں مل سکیں۔

پندرہواں نیشنل جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ نائیجر کو پندرہواں جلسہ سالانہ مؤرخہ 27-28-29 دسمبر 2019 بروز جمعہ،ہفتہ،اتوار بمقام ''رنیکونی''منعقد کرنے کی توفیق ملی۔جلسہ گاہ کی تیاری کے سلسلہ میں خدام نے کئی دن وقارعمل کئے۔مردانہ وزنانہ جلسہ گاہ،رہائش، بک سٹال،تصویری نمائش،میڈیکل کیمپ کااہتمام کیا گیا۔

مکرم حافظ محمد شرف الدین علی گھانا سے بطور مرکزی نمائندہ تشریف لائے۔آپ نے مکرم جبرئیل چیما گو نائب امیر و مکرم مسرور احمد افسر جلسہ کے ساتھ انتظامات کا معائنہ کیا اور دعا کرائی۔

مکرم شاکرمسلم امیر جماعت نائیجر نے نماز جمعہ پڑھائی۔جلسہ کے دوران آنحضور ﷺ کی عائلی زندگی، حضرت مسیح موعودؑ کی عائلی زندگی، مالی قربانی کی اہمیت و برکات،بچوں کی تعلیم، نماز کی اہمیت، ایک اچھے احمدی کی پہچان،شہدائے اسلام و احمدیت ، تقاریر ہوئیں۔مرکزی مہمان نے ''خلافت ایک حصن حصین'' کے عنوان پر خطاب فرمایا۔ دوران جلسہ نماز تہجد،درس بعد از نماز،لوکل زبانوں میں جلسہ جات ، محفل سوال و جواب کا اہتمام کیا جاتا رہا۔اختتامی خطاب کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

برنی کونی ڈیپارٹمنٹ کے Prefect نے جلسہ میں شرکت کی اور خطاب کیا۔علاقہ کے میئر کے علاوہ دیگر 5 شخصیات بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔

جلسہ کے پروگرام کو نیشنل ٹی وی نے کوریج دی، 4 مقامی ریڈیوز نے جلسہ کی خبر نشر کی۔جلسہ میں 264 جماعتوں کے 3116احباب شامل ہوئے۔

درخواست دعا

مکرم مظفر ڈوگر مبلغ سلسلہ اعلان کرواتے ہیں کہ:

خاکسار کی بڑی امی جان پتہ میں پتھری کی وجہ سے بیمار ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے آپریشن نہیں ہوسکتا مرض کی شدت بہت زیادہ ہے اور وہ شدید تکلیف میں ہیں کھانا پینا بھی محال ہے جس کی وجہ سے دن بدن کمزوری بڑھتی جا رہی ہے ۔

تمام احباب سے درد دل سے انکی کامل شفا یابی کے لیے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

لئیق احمد عاطف۔ مبلغ سلسلہ مالٹا

تاریخ جماعت احمدیہ مالٹا کے جلسہ ہائے سالانہ

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم اور پیارے آقا کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو مؤرخہ 10 دسمبر 2017 بروز اتوار پہلے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ اس جلسہ سالانہ کے لئے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا خصوصی پیغام عطا فرمایا جو لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ و صدر جماعت مالٹا نے پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مکرم حسیب رحمان صاحب نے ’حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کا مقصد‘ کے عنوان پر انگریزی زبان میں اور مکرم اویس احمد صاحب نے ’ذکر الٰہی‘ کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی۔ اس کے بعد مالٹا جماعت کے پہلے واقف نو مکرم نعمان عاطف صاحب، جن کی عمر دس سال ہے، نے ’سچائی کی اہمیت‘ کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔ اس اجلاس کی اختتامی تقریر لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا کی تھی۔ آپ نے احباب جماعت کو اخلاقی تربیت اور بطور احمدی ہماری ذمہ داریوں کے حوالہ سے نصائح پیش کیں۔ اس تقریر کے بعد اجلاس برخواست ہوا اور نمازِ ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

دوسرے اجلاس میں غیر از جماعت اور عیسائی دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں مذہبی اور سیاسی قائدین نے بھی تقاریر کیں۔ اس کے بعد مکرم حامد راجہ صاحب نے ’مذہب کی ضرورت اور اہمیت‘ کے عنوان پر خطاب کیا۔ اس اجلاس کا اختتامی خطاب مبلغ سلسلہ مالٹا کا تھا۔ آپ نے ’اسلام کیا ہے؟ اور غیر مسلموں کے ساتھ حسن سلوک کے بارہ میں اسلامی تعلیمات‘ کے عنوان پر تقریر کی اور قرآنی آیات اور سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کی کل حاضری 60 رہی۔ جس میں 32 احمدی، 8 غیر از جماعت مسلمان اور 20 عیسائی دوست شامل ہوئے۔ الحمد للہ

پیغام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ
برموقع جلسہ سالانہ مالٹا

الحمد للہ کہ جماعت احمدیہ مالٹا کو اپنے پہلے جلسہ سالانہ کے انعقاد کی سعادت مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ کے تمام انتظامات میں برکت ڈالے۔ اور اس جلسہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور آپ کو اس کی روحانی برکات سے پوری طرح فیضیاب ہونے کی توفیق دے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی عبادت کا حق ادا کیا جائے اور نماز عبادت کی ایک بہترین شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے اور مومن کی روحانی زندگی کی حفاظت کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت ہی وہ طاقت ہے جس کے بل بوتے پر احمدیت نے دنیا میں اسلام کو غالب کرنا ہے۔ یہی وہ ذریعہ ہے جس کے ذریعہ احمدیت کی گاڑی رواں دواں ہے۔

آپ جو جلسہ کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں یہ عہد کریں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کریں گے۔ میں نے پہلے بھی اس طرف کئی دفعہ توجہ دلائی ہے کہ کوشش کریں کہ مسجد جا کر باجماعت نماز ادا کی جائے۔ اگر مسجد نہیں ہے تو جہاں کچھ احمدی ہیں وہاں نماز سنٹر بنائیں اور وہاں احمدی اکٹھے نماز ادا کریں۔ گھروں میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام کریں۔ اپنے گھروں کو اس طرح سجائیں کہ وہ عبادتِ الٰہی سے معمور ہو جائیں۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر دوسری بات یہ ہے کہ ہر احمدی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں شامل ہوتا ہے وہ دینی، اخلاقی و علمی بہتری کے لئے ایک عہد کرتا ہے۔ میرا آپ کو یہ بھی پیغام ہے کہ ہر وقت شرائط بیعت کو اپنے سامنے رکھیں۔ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ آپ نے جھوٹ سے بچنا ہے، خیانت سے بچنا ہے، تکبر سے بچنا ہے اور اپنے روحانی معیاروں کو بڑھانا ہے اور عبادات کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا آپ پر بڑا احسان ہے کہ اس نے آپ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کے ذریعہ ہر لحہ آپ کو اپنے عہد بیعت کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اس نعمت کی قدر کریں اور اس کی ہدایات اور راہنمائی کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہیں۔ عاجزی و انکساری اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خلافت احمدیہ کا کامل فرمانبردار بنائے۔ اطاعت کے اعلیٰ نمونے پیش کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور آپ کو بے شمار فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

دوسرا جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مالٹا 2018ء

خدا تعالیٰ کے خاص فضل و احسان اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو مؤرخہ 2 دسمبر 2018 بروز اتوار دوسرے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ کا انعقاد ایک چرچ کی عمارت کے ہال میں کیا گیا جسے قرآنی تعلیمات پر مشتمل بینرز کے ذریعے سجایا گیا۔ امسال پہلی مرتبہ جلسہ کے انتظامات کو مختلف شعبوں میں تقسیم کیا گیا اور پہلی بار لنگر خانہ کا بھی انتظام کیا گیا اور جماعتی انتظام کے تحت ضیافت ٹیم نے کھانا تیار کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت منظوری سے پہلے اجلاس کی صدارت مکرم و محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ و نائب امیر جرمنی نے کی جو جلسہ سالانہ مالٹا میں شرکت کے لئے جرمنی سے تشریف لائے تھے۔

جلسہ کی باقاعدہ کاروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا، اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کیا گیا۔ جلسہ سالانہ کے لئے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا خصوصی پیغام عطا فرمایا جو مبلغ سلسلہ سے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ میں مختلف عناوین پر خطابات ہوئے اور اس اجلاس کی اختتامی تقریر مکرم و محترم مولانا حیدر علی ظفر صاحب مبلغ و نائب امیر جرمنی کی تھی۔ آپ نے احباب جماعت کو خلافت کی اہمیت و برکات کے بارے میں تفصیل سے بتایا اور بطور احمدی ہماری ذمہ داریوں کے حوالہ سے نصائح کیں۔ آپ نے اپنے خطاب میں دورِ حاضر کے تربیتی مسائل کا بھی ذکر کیا اور ان کی اصلاح کے طریق بھی بیان فرمائے۔ دعا کے ساتھ پہلے اجلاس کی کاروائی مکمل ہوئی اور اس کے بعد نمازِ ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر غیر مسلموں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے متعارف کرانے کے لئے بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ کے لئے محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں کے عنوان پر ایک پروگرام کیا گیا۔ اس اجلاس میں مختلف مذہبی، سماجی اور سیاسی شخصیات نے خطاب کیا جن میں شہر کی میئر، ممبران پارلیمینٹ اور چرچ کے نمائندگان شامل تھے۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مبلغ سلسلہ مالٹا نے بین المذاہب امن کے عنوان پر اظہار خیال کیا اور قرآنی آیات اور سیرت النبی صلّی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی۔

جلسہ سالانہ کی کل حاضری امسال اللہ کے فضل سے 75 رہی۔ جس میں 37 احمدی، 2 غیر از جماعت مسلمان اور 36 عیسائی دوست شامل ہوئے۔ مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے جن میں ایک ممبر آف پارلیمنٹ، تین شہروں کے میئرز، مذہبی راہنماء اور میڈیا کے افراد شامل ہیں۔ اس طرح جرمنی، انگلستان، اٹلی، سوئیزرلینڈ

اور نائیجیریا سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے جلسہ سالانہ مالٹا میں شرکت کی۔ الحمدللہ

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے عزت مآب میری لوئیس کولیرو پریکا صاحبہ صدر مملکت مالٹا کو بھی مدعو کیا گیا تھا اور ان کی خواہش تھی کہ وہ جلسہ میں شریک ہوں لیکن بیرونِ ملک ایک کانفرنس میں شرکت کی وجہ سے وہ جلسہ سالانہ میں شامل نہیں ہوسکیں۔ تاہم انہوں نے اس موقع پر اپنا ویڈیو پیغام ارسال کیا۔

ایمان افروز واقعات

جلسہ کی حاضری۔ گزشتہ سال پہلے جلسہ سالانہ کے موقع پر دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پہلے جلسہ سالانہ منعقدہ 1891ء میں 75 لوگوں نے شرکت کی تھی ہماری بھی حاضری 75 ہوجائے مگر کوشش کے باوجود حاضری 60 رہی۔ اس معاملہ پر غور سے یہ بات دل میں آئی کہ خادم آقا سے پیچھے ہی اچھے لگتے ہیں۔ ہماری اس خواہش کو اللہ تعالیٰ نے امسال اپنے فضل سے پورا فرمایا اور 75 افراد نے جلسہ میں شرکت کی۔

موسم کی صورتحال کا ایمان افروز واقعہ۔ یکم دسمبر بروز ہفتہ کو موسم بہت خراب تھا اور صبح سے بارش کا سلسلہ جاری ہوا اور رات دیر تک یہی صورتحال تھی۔ محکمہ موسمیات نے جلسہ کے روز بھی اسی طرح کے موسم کی پیشگوئی کی تھی۔ جس کی وجہ سے کافی پریشانی تھی کہ اس طرح جلسہ کے انتظامات میں مشکل ہوگی نیز حاضری متاثر ہوسکتی ہے۔ اس لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رہا۔ دل مطمئن تھا کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا اور جلسہ کی برکت سے موسم بہتر ہوجائے گا۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے بعد رات دیر گئے جب گھر پہنچے تو اس وقت بھی بارش ہورہی تھی۔ خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرنے کے بعد سو گئے۔ جلسہ کے روز صبح جب موسم کا جائزہ لیا تو دل خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء سے لبریز ہوگیا اور جلسہ سالانہ کی برکت سے خدا تعالیٰ نے نہایت فضل فرمایا۔ بارش کا نام و نشان نہیں تھا، بادل چھٹ چکے تھے، راستے خشک تھے اور موسم نہایت ہی خوشگوار تھا۔ جلسہ کے روز سارا دن دھوپ نکلی رہی اور موسم نہایت سازگار اور خوشگوار رہا۔

تیسرے جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ مالٹا 2019ء

جماعت احمدیہ مالٹا کے تیسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

سابق صدر مملکت مالٹا کی شرکت۔ تبلیغی سیشن کا انعقاد

مختلف موضوعات پر تقاریر۔ 100 سے زائد افراد کی شرکت

خدا تعالیٰ کے خاص فضل واحسان اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ مالٹا کو مورخہ 13 اکتوبر 2019 بروز اتوار تیسرے جلسہ سالانہ کے کامیاب انعقاد کی توفیق ملی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ سالانہ مالٹا 2019 کے پہلے اجلاس کی کاروائی کا آغاز مکرم ومحترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی صدارت میں تلاوتِ قرآن کریم مع اردو و انگریزی ترجمہ سے ہوا۔

تلاوتِ قرآن کریم کے بعد مکرم نورالدین صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام پیش کیا۔ جلسہ سالانہ کے لئے حضرت سیدنا خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اپنا خصوصی پیغام عطا فرمایا جو لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ و صدر جماعت احمدیہ مالٹا نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مختلف مقررین نے خطابات کئے جن میں مکرم ومحترم عطاء الواسع طارق صاحب مبلغ انچارج و نائب صدر جماعت احمدیہ اٹلی، لئیق احمد عاطف مبلغ سلسلہ وصدر جماعت احمدیہ مالٹا بھی شامل تھے۔ اس اجلاس کی اختتامی تقریر مکرم ومحترم مولانا عبدالباسط طارق صاحب مبلغ سلسلہ جرمنی کی تھی۔ آپ نے احباب جماعت سے 'موجودہ دور کی برائیاں اور پاکیزہ زندگی کے حصول' کے موضوع پر خطاب فرمایا اور زریں نصائح فرمائیں۔ دعا کے ساتھ پہلے اجلاس کی کاروائی مکمل ہوئی اور اس کے بعد نمازِ ظہر وعصر ادا کی گئیں۔

بین المذاہب ہم آہنگی کے فروغ اور اسلام احمدیت کے پیغام کی اشاعت اور غیرمسلموں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے متعارف کرانے کے لئے جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں ایک تبلیغی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔

مالٹا کی سابقہ صدر مملکت مکرمہ ومحترمہ میری لوئیس کولیرو پریکا صاحبہ نے خصوصی طور پر اس جلسہ میں شرکت کی۔

اس اجلاس میں مکرم عطاء الواسع طارق صاحب مبلغ انچارج و نائب صدر جماعت احمدیہ اٹلی نے خطاب کیا اور مبلغ سلسلہ مالٹا نے خدمت انسانیت اسلام کا طرہ امتیاز کے عنوان پر تقریر کی۔

ایک سو سے زائد افراد نے اس جلسہ میں شرکت کی جن میں مختلف طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے 60 غیرمسلم عیسائی مہمان بھی شامل ہوئے۔ اسی طرح جرمنی اور اٹلی سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب نے جلسہ سالانہ مالٹا میں شرکت کی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

ایڈیٹر کے نام خط

الفضل ہر احمدی کے دل کی آواز ہے اور روزنامہ کی بنیاد پر ہر احمدی کا تعلق الفضل سے بڑھ رہا ہے

فرحان حمزہ قریشی۔ استاد جامعہ احمدیہ کینیڈا

الفضل آن لائن کا معیار دن بہ دن بہتر سے بہتر ہوتا چلا جارہا ہے۔ روزانہ نئے شمارے کا انتظار رہتا ہے۔ اور سوشل میڈیا کے ذریعہ جو نئے مضامین کے لنکس نشر کیے جاتے ہیں تو اس سے بھی یاددہانی ہو جاتی ہے۔ تمام مضامین نہایت معلوماتی اور دلچسپ ہوتے ہیں۔ اور بفضلِ تعالیٰ ازدیادِ ایمان کا باعث بنتے ہیں۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ہر روز الفضل آن لائن سے ہر احمدی کا تعلق بڑھتا جارہا ہے اور میرے عزیز و اقارب اور دیگر دوست احباب اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ وہ شوق سے الفضل پڑھتے ہیں اور اس کے لئے مضامین لکھتے اور ارسال کرتے ہیں۔ یہ ہر احمدی کے دل کی آواز ہے اور خلافت احمدیہ کی عظیم نعمت سے احمدیوں کو جوڑنے اور اس کی برکات سے مستفیض ہونے میں اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ فالحمدللہ

عبد المقیت۔ نیوزی لینڈ

کاروانِ جلسہ سالانہ زمین کے کناروں تک

جلسہ ہائے سالانہ نیوزی لینڈ

نیوزی لینڈ کا ملک دنیا کا ایک کنارہ شمار کیا جاتا ہے۔ پانچ لاکھ آبادی والا یہ ملک جنوب مغربی بحر الکاہل میں دو بڑے اور چند چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔ اس ملک میں جماعت احمدیہ کا باقاعدہ قیام 1987ء میں عمل میں آیا تھا۔ اپنے قیام کے کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کے لئے انتہائی خوش بختی کا سامان فرمایا جب جولائی 1989ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نیوزی لینڈ میں دورہ کے لئے تشریف لائے۔ اس وقت یہاں جماعت کے افراد کی کل تعداد پچاس سے بھی کم تھی۔ خلیفہ وقت کی راہنمائی اور دعاؤں کے طفیل اگلے سال ہی جماعت نیوزی لینڈ کو اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ ایک روزہ جلسہ مورخہ 25 فروری 1990ء کو نیوزی لینڈ کے سب سے بڑے شہر آکلینڈ کے ایک کالج کے ہال میں منعقد ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ کی برکات اور اس کی روز افزوں ترقی کا نظارہ دنیا کے اس کنارہ میں رہنے والے احمدی بھی دیکھتے چلے آرہے ہیں۔ ہر آنے والا سال جلسہ سالانہ اور اس کے انتظامات میں وسعت کی بدولت امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے والی نوید 'وسّع مکانک' کی صداقت کا نشان بن کر ظاہر ہوتا ہے۔ ابتداء میں چند سال جماعت نیوزی لینڈ کا جلسہ سالانہ کونسل اور مختلف تعلیمی اداروں کے ہالز میں منعقد ہوتا رہا یہاں تک کہ جماعت نیوزی لینڈ کو 1999ء میں آکلینڈ شہر کے جنوبی مضافاتی علاقہ میں اپنا مشن سنٹر خریدنے کی توفیق ملی۔ اس کے بعد سے جلسہ ہائے سالانہ اس ڈیڑھ ایکڑ سے زائد احاطہ پر واقع مشن سنٹر میں منعقد ہوتے رہے ہیں۔ اسی احاطہ میں جماعت کو 2013ء میں اپنی پہلی مسجد تعمیر کرنے کی بھی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیوزی لینڈ کی سرزمین کو دو مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت دورہ جات کی میزبانی کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ ہر دو مواقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت نیوزی لینڈ کے جلسہ سالانہ کو بھی اپنے وجود مسعود سے رونق بخشی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پہلی مرتبہ مؤرخہ 4-8 مئی 2006ء کو نیوزی لینڈ کا دورہ فرمایا۔ اس دوران مورخہ ۵ مئی 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لوائے احمدیت لہرا کر جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا اور بعد ازاں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نیوزی لینڈ کی سرزمین پر ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دیکھا اور سنا گیا۔ اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ دنیا کے اس دور دراز کے ملک سے خلیفۃ المسیح کا کوئی خطبہ یا پروگرام براہ راست نشر ہوا ہو۔ مورخہ 6 مئی 2006ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب رکھی گئی تھی جس میں اراکین پارلیمنٹ اور کئی دیگر عمائدین اور معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کے موقع پر حاضرین سے خطاب بھی فرمایا۔ اسی روز سہ پہر کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ میں اپنا خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔

نیوزی لینڈ کی سرزمین کا نصیب ایک مرتبہ پھر جاگ اٹھا جب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 28 اکتوبر تا 5 نومبر 2013ء اس ملک کا دورہ فرمایا۔ اس دورہ کے دوران بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ نیوزی لینڈ میں شرکت فرمائی جو کہ یکم تا 3 نومبر 2013ء منعقد ہوا۔ یہ پہلا موقع تھا

جب نیوزی لینڈ جماعت کو تین روزہ جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت موجودگی کی بدولت فجی اور بعض دوسروں ملکوں سے بھی لوگ شامل ہوئے۔ مورخہ یکم نومبر 2013ء بروز جمعۃ المبارک کو لوائے احمدیت لہرا کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ بعد ازاں آپ نے نئی بننے والی نیوزی لینڈ جماعت کی پہلی مسجد 'بیت المقیت' کا افتتاح فرمایا اور اس مسجد میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں براہ راست نشر کیا گیا۔ اس جلسہ کے دوسرے روز ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جو کہ مسجد کے افتتاح اور قرآن کریم کے ماؤری ترجمہ کی اشاعت کے حوالہ سے رکھی گئی تھی۔ اس تقریب میں حکومتی وزراء، اراکین پارلیمنٹ، ماؤری بادشاہ اور کئی دیگر عمائدین اور معزز مہمانوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس تقریب کے موقع پر حاضرین سے خطاب فرمایا۔ اس جلسہ سالانہ میں اختتامی خطاب کے علاوہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ کے اجلاس میں بھی شرکت کی اور انہیں اپنے خطاب سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت نیوزی لینڈ کو اب تک بتیس جلسہ ہائے سالانہ منعقد کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ گذشتہ سال جب کہ کرونا کی وباء کے باعث دنیا کے اکثر ممالک میں جماعتیں اپنے جلسہ ہائے سالانہ منعقد نہیں کر سکیں جماعت نیوزی لینڈ کو اپنا جلسہ منعقد کرنے کی توفیق ملی جس کے لئے پہلی مرتبہ جماعت کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر آکلینڈ میں جماعتی مسجد کے احاطہ کی بجائے ایک بیرونی مقام پر انتظام کیا گیا اور ایک کالج کے دو ہال کرایہ پر لئے گئے تھے۔ جلسہ سالانہ کا یہ کارواں الٰہی وعدوں کے مطابق ہر ملک کی طرح نیوزی لینڈ میں بھی ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ اللہ تعالیٰ نسلاً بعد نسل اس للہی جلسہ کے شاملین اور منتظمین کو اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

اطفال کارنر

تقریر

صحابیات میں حیا کے بہترین نمونے

حیا عربی کا لفظ ہے جو اردو میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے معانی شرمانے اور اپنے ستر کو چھپانے کے ہیں۔ آنحضرتؐ نے اللہ تعالیٰ کے متعلق فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حیّ یعنی حیا دار اور ستّار یعنی بہت پردہ ڈالنے والا ہے۔ اور اللہ حیا اور پردہ پوشی کو پسند کرتا ہے۔ اور ایک جگہ آنحضرتؐ نے حیا کو ایمان کی ایک شاخ قرار دیا ہے۔

جب ان معانی کو آنحضرتؐ پر ایمان لانے والی خواتین مبارکہ پر چسپاں کرتے ہیں تو تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ اور صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً کے قرآنی احکام کے تابع ان صحابیات کو اللہ تعالیٰ کی اس بابرکت صفت کو اپنے اندر موجود دیکھتے ہیں۔

صحابیات میں حیا کے بہترین نمونے بیان کرنے کا آغاز خاکسار ام المومنین کی حیاداری سے کرتا ہے۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حیا کی پیکر تھیں۔ آپ کی حیاداری کا یہ عالم تھا کہ وہ بیان کرتی ہیں کہ میرے حجرے میں جب آنحضورؐ اور میرے والد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مدفون تھے تو میں اپنے گھر میں بلا دریغ آجایا کرتی تھی۔ بلکہ میں اپنا لباس بھی بدل لیتی تھی لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضورؐ کے پہلو میں مدفون ہوئے تو میں ان سے شرم کرتی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حیا کرتے ہوئے مکمل لباس کے ساتھ داخل ہوتی تھی۔

*حضرت ام خلود رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا کسی جنگ میں شہید ہوگیا تھا۔ وہ آنحضورؐ کے پاس اس حوالہ سے معلومات لینے آئیں تو وہ باپردہ اور حجاب میں تھیں۔ کسی نے کہا کہ تم اپنے بیٹے کا حال پوچھنے آئی ہو اور نقاب اوڑھے ہوئے ہو۔ اس پر فرمانبردار حضرت ام خلود رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ مجھ پر میرے بیٹے کی مصیبت آئی ہے میرے پردے اور شرم و حیا پر کوئی مصیبت نہیں آئی۔

*ایک حبشی عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ مرگی کے مرض کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ تو آنحضورؐ نے فرمایا صبر کرو تمہارے لیے جنت ہے۔ میں تمہارے لیے دعا کروں گا۔

پردہ، حیا، حجاب جو بھی نام دے دیں یہ خواتین کا فطری زیور اور زینت ہے جس سے عورت کے حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔عورت تو چمن میں پھول کی طرح ہے اور پھول چمن میں ہی ہرا بھرا اور خوبصورت لگتا ہے۔ لہٰذا ہم عورتیں گھروں میں باپردہ اچھی لگتی ہیں اورہمیں حیا کو زندگی کا حصہ بنانا چاہیے تا ہم خاندان اور جماعت کی عزت و آبرو بن کر زندگی بسر کریں۔

(فرخ شاد)

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

بقیہ: دربارِ خلافت...... از صفحہ 2

کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں۔ کوئی سچا مومن نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو، جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے'' جب تک وہ اپنے آپ کو ہر ایک سے ذلیل نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں۔ خادم القوم ہونا مخدوم بننے کی نشانی ہے اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔ اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں اور غصہ کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے''

(شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد نمبر 6 صفحہ 396-394)

یہاں پر آپؓ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلائی ہے کہ جلسہ پر شامل ہو کر جلسہ کی تقریروں کو سن کر پھر بھی اگر اس طرف توجہ نہیں ہوتی تو جلسوں پر آنا بے فائدہ ہے۔ جیسا کہ پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس بات کا کوئی فائدہ نہیں کہ جلسہ پر آئیں وقتی جوش پیدا ہو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اور جلسہ ختم ہوتے ہی باہر جائیں تو جذبات پر اتنا سا بھی کنٹرول نہ رہے کہ دوسرے کی کوئی بات ہی برداشت کرسکیں۔ اگر یہ حالت ہی رکھنی ہے تو بہتر ہے کہ پھر جلسے پر نہ آئیں۔ یہاں کئی واقعات ایسے ہو جاتے ہیں جن کو اپنے آپ پر کوئی کنٹرول نہیں رہتا۔ صحیح طور پر نہ خود جلسہ سنتے ہیں اور نہ ہی دوسرے کو سننے دیتے ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر پھر سر پٹول بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو ایسے لوگ پھر وہی لوگ ہیں جیسے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان رکھتے ہیں اور سنتے نہیں اور دل رکھتے ہیں اور سمجھتے نہیں۔ ذرا غور کریں یہ کون لوگ ہیں ؟ اللہ تعالیٰ نے یہ ان لوگوں کی نشانی بتائی ہے جو انبیاء کا انکار کرنے والے ہیں۔ جب اس طرح کے رویّے اختیار کرنے ہیں تو پھر جب نظام جماعت ایکشن لیتا ہے پھر یہ شکایت ہوتی ہے کہ کارکنان نے ہمارے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور ہمیں یہ کہا اور وہ کہا۔ یہ ٹھیک ہے میں نے کارکنان کو بھی بڑی دفعہ یہ سمجھایا ہے کہ براہ راست ان کو کچھ نہیں کہنا، ایسے لوگوں کو جو اپنے عمل سے خود کہہ رہے ہوتے ہیں کہ ہم نظام کو کچھ نہیں سمجھتے، جلسے کے تقدس کو کچھ نہیں سمجھتے تو پھر ان کا ایک ہی علاج ہے کہ اس تکبر کی وجہ سے ان کو پولیس میں دے دیا جائے۔ گزشتہ سال بھی ایسے ایک دو واقعات ہوئے تھے۔ تو اگر اس سال بھی کوئی اس نیت سے آیا ہے کہ بجائے اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت و اخوت پیدا کرے، یہ نیت ہے کہ فساد پیدا کرے تو پھر جلسے پر نہ آنا ہی بہتر ہے اور اگر آئے ہوئے ہیں تو بہتر ہے کہ چلے جائیں تا کہ نظام جماعت کے ایکشن پر پھر شکوہ نہ ہو۔

(خطبہ جمعہ 30/ جولائی 2004ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آج کی دعا

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

(الانبیاء: 88)

ترجمہ: کوئی معبود نہیں تیرے سوا۔ تُو پاک ہے۔ یقیناً میں ہی ظالموں میں سے تھا۔

یہ حضرت یونس علیہ السلام کی مصیبت سے نجات کی عاجزانہ دعا ہے۔مشکلات دور ہونے کے لئے یہ دعا مجرب ہے۔

حضرت یونسؑ علیہ السلام نے اپنی قوم کو خدا کا پیغام پہنچایا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ آپؑ نے خدائی حکم کے مطابق انہیں عذاب کی خبر دی اور اس بستی کو چھوڑ کر دور چلے گئے۔ آپؑ کے جانے کے بعد اس قوم نے خدا کے حضور توبہ کی تو خدا نے انہیں معاف فرمادیا اور عذاب سے بچا لیا۔حضرت یونسؑ کو جب معلوم ہوا کہ میری قوم بچ گئی ہے تو انکے دل میں خیال آیا کہ قوم کیا سوچے گی میری پیشگوئی کے بارے میں جو کہ عذاب سے متعلق تھی۔قرآن میں مذکور ہے کہ اللہ نے آپؑ کو سخت آزمائش سے بچایا۔ آپؑ کو مچھلی نے نگل لیا۔ آپ مچھلی کے پیٹ میں زندہ سلامت رہے اور باہر نکلے۔ اور خدا سے مندرجہ بالا الفاظ میں دعا کی۔ اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور آپؑ کو اپنی قوم کی طرف بھیجا اور وہ آپؑ پر ایمان لے آئے۔

مرسلہ: مریم رحمٰن

ڈاکٹر محمد جلال شمس۔ انچارج ٹرکش ڈیسک برطانیہ

آئیں! ترکی کی سیر پر چلیں

بہت سے قاری حضرات دنیا بھر میں خدا تعالیٰ کی بکھری خوبصورتیوں بالخصوص ترکی کے حوالہ سے سیر کروانے کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ ان کی خواہش پر ترکی کی مختصر سیر کا تذکرہ ذیل میں دیا جا رہا ہے۔ سیر و سیاحت سے تعلق رکھنے والے قاری حضرات و خواتین سے دنیا بھر کے اہم تاریخی مقامات کی سیر کروانے کی درخواست ہے۔ (ایڈیٹر)

خاکسار کو ترکی کا سفر اختیار کئے ہوئے کئی سال ہو گئے تھے۔ بہت سے بھائی بہنوں کے فون آ رہے تھے کہ آپ ترکی ضرور آئیں۔ چنانچہ خاکسار نے حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ترکی کے سفر کا ارادہ کیا۔ مکرم برادرم رشید احمد ارشد انچارج چینی ڈیسک اور خاکسار نے اکٹھے ہی یہ سفر اختیار کیا۔ ہر چند کہ یہ سفر سیر و تفریح اور احمدی احباب سے ملاقات کی نیت سے کیا گیا۔ تاہم بعض جماعتی خدمات بجالانے کی توفیق بھی مل گئی۔ فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔

قریباً نصف شب کے وقت ہم استنبول پہنچے تھے۔ استنبول میں ایک رات رہ کر اگلے دن ہی ہم نے ادرنہ (EDIRNE) شہر کے سفر پر روانہ ہونا تھا۔ لیکن ہم نے مناسب خیال کیا کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ میزبان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر جا کر دعا کر لیں۔ ان کا مزار استنبول شہر کی تاریخی فصیل سے باہر چند کلومیٹر دور ہے۔ لیکن یہ سارا علاقہ اب استنبول شہر کے اندر ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے استنبول کو فتح کرنے کے لئے متعدد بار لشکر کشی کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمان ضرور استنبول کو فتح کر لیں گے۔ نیز آپ نے استنبول کو فتح کرنے والے لشکر اور اُس کے کمانڈر کو مندرجہ ذیل الفاظ میں خوشخبری دی تھی۔ آپؐ نے فرمایا:

’’لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطُنْطِينِيَّةُ فَلَنِعْمَ الْاَمِيْرُ اَمِيْرُهَا وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ‘‘

(مسند امام احمد بن حنبل، جلد 6 صفحہ 225)

ترجمہ: یعنی قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) ضرور فتح ہو جائے گا اس کو فتح کرنے والا کمانڈر کیا ہی اچھا کمانڈر ہو گا اور اُسے فتح کرنے والا لشکر کیا ہی عمدہ لشکر ہو گا۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مطابق حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بحری بیڑہ تیار کیا اور قسطنطنیہ (موجودہ استنبول) پر حملہ کیا۔ متعدد اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس نیت سے لشکر میں شامل ہو گئے کہ ہو سکتا ہے کہ یہ شہر فتح ہو جائے تو ہم بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس عمدہ لشکر کا حصہ بن جائیں جو اس شہر کو فتح کرے۔ مسلمان بھی اُن بزرگ صحابہ رضوان اللہ علیہم کو اس لیے ساتھ لے آئے کہ یہ بزرگ لوگ لشکر کے لیے دعا کریں گے۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اسی نیت سے لشکر میں شامل ہو گئے۔ استنبول کے محاصرہ کے دوران ان کی طبیعت خراب ہو گئی تو انہوں نے وصیت کر دی کہ اگر اُن کی وفات ہو جائے تو انہیں شہر کی فصیل کے جتنا قریب ہو سکے وہاں لے جا کر دفن کر دیا جائے۔ چنانچہ ان کی وفات کے بعد اُن کو فصیل کے باہر کچھ فاصلہ پر دفن کر دیا گیا۔ بالآخر سلطان محمد فاتح کے زمانہ میں جب یہ شہر فتح ہوا تو اُنہوں نے اپنے استاد ’’آق شمش الدین‘‘ سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے قبر کی جگہ معلوم کریں۔ ’’آق شمش الدین‘‘ نے جب دعا کی تو ان کو ایک جگہ رؤیا میں دکھائی گئی۔ جب وہاں کھدائی کی گئی تو قبر کے آثار مل گئے چنانچہ وہاں پر ایک عمدہ مقبرہ تیار کیا گیا۔ اور ساتھ ہی خوبصورت سی مسجد بھی تعمیر کروائی گئی بعد میں بالعموم عثمانی اراکین سلطنت نے اپنی قبریں اُس مقبرہ کے ارد گرد تعمیر کروائیں۔ اب یہ مقبرہ زیارت گاہ خاص و عام ہے۔ ترکی لوگ بالخصوص اپنے بچوں کو ختنہ سے قبل مزار پر لاتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اس مقبرہ کے پہاڑ کی چوٹی پر ایک قہوہ خانہ ہے جہاں سے استنبول کا خوبصورت نظارہ ہوتا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ مشہور فرانسیسی شاعر پیئر لوٹی (PIER LOTIE) اس جگہ بیٹھ کر شہر کا نظارہ کیا کرتا تھا اور استنبول کی تعریف میں شعر لکھا کرتا تھا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر دعا کرنے کے بعد ہم بس کے ذریعہ ادرنہ (EDIRNE) پہنچے اور ایک تاریخی عمارت میں قیام کیا جسے اب ہوٹل میں بدل دیا گیا ہے۔ قسطنطنیہ یا موجودہ استنبول کی فتح سے قبل عثمانی بادشاہوں نے جن شہروں کو اپنا دارالحکومت بنایا ادرنہ (EDIRNE) شہر بھی ان میں سے ایک ہے۔ اس شہر میں ترکوں نے محلات، مساجد، مدارس، حمام، اور شفاخانے تعمیر کروائے۔ ان میں سے ایک مسجد کا نام ’’یورمالی جامع‘‘ ہے۔ اِس کے مینار اس طرز کے ہیں کہ جیسے میناروں کے گرد رسہ لپیٹا ہوا ہے۔ یہ طرز تعمیر اور کسی مسجد میں نظر نہیں آتی۔ گنبد بھی ایک پیالہ کی مانند ہے جس کے اوپر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ اگرچہ اس شہر میں اور بھی کئی مساجد ہیں۔ لیکن سب سے مشہور، بڑی اور شاندار مسجد ’’سلیمانیہ جامع‘‘ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مسجد عثمانی بادشاہوں کی بنوائی ہوئی سب مساجد میں سب سے بڑی مسجد ہے۔ اس کا گنبد بھی اندر سے ایک پیالہ کی مانند ہے اور اس پر نقش و نگار بنے ہوئے ہیں۔ میں تو انہیں دیکھ کر دنگ رہ گیا۔ اس قدر حسین کیلگرافی اور کسی مسجد کے گنبد میں شاذ ہی نظر آتی ہے۔ ادرنہ (EDIRNE) شہر میں ایک میوزیم بنایا گیا ہے جہاں تصاویر کے ذریعہ سلطان محمد فاتح استنبول کے حالات زندگی دکھائے گئے ہیں۔ یہ تصاویر ٹی وی اسکرین پر نظر آتی ہیں جو بالخصوص یورپین سیاحوں کے لیے دلچسپی کا موجب ہیں۔ اسی شہر میں ایک پرانا شفاخانہ دکھایا گیا ہے۔ جس کے تمام حصے دلچسپی کا موجب ہیں۔ اس سے پتہ لگتا ہے کہ عثمانی بادشاہوں نے اپنی رعایا کی صحت کا خاص خیال رکھا ہوا تھا۔ ہماری اگلی منزل ’’چناق قلع‘‘ (CANAKKALE) تھی۔ ’’چناق قلعے‘‘ شہر جانے کا راستہ انتہائی خوبصورت تھا۔ ایک طرف سمندر اور دوسری طرف سرسبز و شاداب پہاڑی سلسلہ تھا۔ آگے جا کر سمندر ایک آبنائے کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور سمندر کے دونوں طرف سرسبز پہاڑ بہت ہی خوبصورت نظارہ پیش کرتے ہیں۔ سمندر پار کرنے کے لیے بحری جہاز چلتے ہیں جو مسافروں کے علاوہ کاروں وغیرہ کو بھی پار لے جاتے ہیں۔ یہاں میں عرض کر دوں کہ پورے ترکی میں بسوں، ریل گاڑیوں، بحری جہازوں اور ٹیکسیوں وغیرہ کا کرایہ نہایت کم ہے۔ اگر آپ تین یا چار احباب ہوں تو ٹیکسی میں سفر کرنا اور ایک شہر سے دوسرے شہر جانا سب سے اچھا طریق ہے۔ ’’چناق قلعے‘‘ میں ترکوں اور اتحادی افواج کے درمیان شدید جنگ ہوئی تھی۔ لیکن ترکوں نے اتحادی افواج کو ’’چناق قلعے‘‘ سے گزرنے نہیں دیا تھا۔ وہاں پر دونوں محارب گروہوں کے سپاہیوں کے مزارات ہیں۔ جہاں پر وقتاً فوقتاً تقاریب منعقد کی جاتی ہیں جس سے یہ سبق ملتا ہے کہ جنگ سے خوشیاں نہیں بالعموم مصیبتیں

اور ہم وغم ہی نصیب ہوتے ہیں۔ ’’چناق قلعے‘‘ شہر ایک اور وجہ سے بھی مشہور ہے۔ فتح سے پہلے اس شہر کا نام ٹروو ا(TRUVA)تھا۔ فتح کے بعد ترکوں نے بدل کر ’’چناق قلعے‘‘ نام رکھ دیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقہ کے بادشاہ اور دوسرے علاقہ کے بادشاہ کے درمیان لڑائی تھی۔ لڑائی لمبا عرصہ جاری رہی لیکن حملہ آوروں کو کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر انہوں نے تحفہ کے طور پر ایک بہت ہی عظیم الشان گھوڑا لکڑی کا تیار کیا اور اسے مقامی قلعے کے دروازے پر چھوڑ دیا۔ مقامی لوگ خوشی خوشی اس لکڑی کے گھوڑے کو تحفہ سمجھ کر قلعے کے اندر لے گئے۔ دراصل حملہ آوروں نے اس کے اندر اپنے سپاہی چھپائے ہوئے تھے۔ جو مسلح تھے۔ وہ فوراً باہر نکل آئے اور انہوں نے قلعہ کے دروازے پر متعین سپاہیوں کو قتل کر دیا اور اس طرح باقی فوج بھی قلعہ میں داخل ہوگئی اور حملہ آوروں کو فتح نصیب ہوئی۔ لکڑی کے اس گھوڑے کو سات عجائباتِ عالم میں شمار کیا جاتا ہے۔ اصل گھوڑا اور میدان جنگ تو ’’چناق قلعے‘‘ شہر سے قریباً پچیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے لیکن اس کی نقل بنا کر ’’چناق قلعے‘‘ شہر کے ساحل پر نصب کر دی گئی ہے۔ جو سیاح اصل گھوڑا دیکھنے کے لیے خرچ اور وقت کی بچت کرنا چاہتے ہوں وہ شہر کے اندر والے لکڑی کے گھوڑے کو دیکھ کر اور تصویریں بنا کر ہی گزارا کر لیتے ہیں۔ ’’چناق قلعے‘‘ کے بعد ہماری اگلی منزل ’’بورصہ‘‘ (BURSA) شہر تھا۔ یہ شہر بھی عثمانیوں کا دارالسلطنت رہا ہے۔ یہ شہر ’’علو داغ‘‘ نامی پہاڑی سلسلے کے دامن میں واقع بہت ہی خوبصورت شہر ہے۔ یہاں بعض عثمانی بادشاہوں کے مزار بھی واقع ہیں۔ لیکن غالباً شہر کی سب سے قابل دید اور تاریخی عمارت ’’علو جامع‘‘ یعنی اونچی مسجد ہے۔ یہ مسجد کافی وسیع ہے۔ لیکن اس کی سب سے زیادہ قابل ذکر خصوصیت اس کے اندر دیواروں پر لکھے ہوئے کتبات ہیں۔ فی الوقع یہ مسجد حسن خط کا ایک شاہکار ہے۔ اسکی دیواروں پر چھوٹے اور بڑے سائز میں متعدد آیاتِ کریمہ اور احادیث نبویہ، نیز اللہ، محمد اور بعض اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی لکھے ہوئے ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسجد میں عبادت گزار کم لیکن سیاح زیادہ نظر آتے ہیں۔ شہر میں بازنطینی عیسائیوں کے تعمیر کردہ بعض گرجا گھر بھی موجود ہیں۔ جنہیں ترکی حکومت خالص اسلامی تعلیم کے مطابق محفوظ رکھے ہوئے ہے اور انکی مرمت اور زیبائش و آرائش کا کام بھی جاری ہے۔

’’سوغوت‘‘ (SOGUT) نامی قصبہ میں سلطنت عثمانیہ کی بنیاد رکھنے والے عثمان غازی کے والد محترم ارطغرل غازی کا مزار موجود ہے۔ ارطغرل غازی کے نام پر ایک ڈرامہ سیریل بھی تیار کی گئی ہے جو پاکستان میں انتہائی شوق سے دیکھی جاتی ہے۔ ’’بورصہ‘‘ شہر سے ’’علوداغ‘‘ پہاڑ پر جانے کے لیے بسوں، ویںوں اور کاروں کا راستہ بھی موجود ہے۔ علاوہ ازیں شہر سے پہاڑ پر جانے اور آنے کے لیے ایک چئیر لفٹ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ موسم گرما میں ہزاروں سیاح پہاڑ پر جا کر وہاں کی تازہ ہوا سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ لوگ پہاڑ پر جا کر گوشت خرید کر اپنے ہاتھ سے گرل کرتے ہیں اور اس طرح سیر کا لطف اٹھاتے ہیں۔ چونکہ سردیوں کی آمد آمد تھی اس لیے ہم نے پہاڑ پر جانے

کی بجائے شہر کے اندر ہی سیر و سیاحت کو ترجیح دی۔ یہاں میں عرض کر دوں کہ ترکی میں جدید مارکیٹس کثرت سے تعمیر کی گئی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر ایسے ہی محسوس ہوتا ہے کہ گویا ہم کسی یورپین مارکیٹ میں گھوم رہے ہیں۔ ’’بورصہ‘‘ میں بھی جدید مارکیٹس تعمیر کی گئی ہیں جو کسی لحاظ سے بھی دنیا کی کسی بھی جدید مارکیٹ سے کم نہیں۔ ’’بورصہ‘‘ شہر میں گرم پانی کے چشمے بھی ہیں۔ جہاں لوگ نہاتے ہیں اور ان چشموں کا پانی کئی بیماریوں سے شفایابی کا بہترین ذریعہ ہے۔ بعض فائیو اسٹار ہوٹلوں کے اندر چشموں سے نکلنے والا گرم پانی لا کر حوض بنائے گئے ہیں۔ جہاں ہوٹل میں ٹھہرنے والے مسافر کوئی اجرت ادا کیے بغیر نہاتے اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ’’بورصہ‘‘ سے ہمیں ’’یالووا‘‘ (YALOVA) شہر جانا تھا۔ جہاں سے ہم بحری جہاز کے ذریعہ استنبول پہنچنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مکرم برادرم محمت اوندر صاحب (MEHMET ONDER) نے ہمیں مشورہ دیا کہ ازنیق (IZNIK) کا قصبہ راستہ میں ہی ہے. وہاں پر وہ گرجا ہے جہاں عیسائیوں کی پہلی کانفرنس ہوئی تھی۔ چنانچہ ہم ایک ٹیکسی کے ذریعہ ’’اِزنیق‘‘ (IZNIK) پہنچے اور مذکورہ گرجا کی زیارت کی۔ گرجا کی عمارت تو اب ایک قسم کا کھنڈر بن چکی ہے۔ البتہ اسکی چھت اور دیواریں صحیح حالت میں ہیں۔ کہیں کہیں عیسائیوں کے قدیم نقش و نگار بھی موجود ہیں۔ ترکی حکومت نے اس کھنڈر نما عمارت کے اندر ہی ایک حصہ میں قالین بچھا کر اُسے مسجد میں تبدیل کر دیا ہے۔ لیکن وہاں بھی نمازی کم اور سیاح زیادہ نظر آتے ہیں۔ مجھے بار بار یہ خیال آرہا تھا کہ اگر اس قدیم کھنڈر نما عمارت کو ویسے ہی رہنے دیا جاتا جہاں سیاح جا کر اس کا نظارہ کرتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ ہماری اگلی منزل ’’یالوا‘‘ (YALOVA) تھی۔ راستہ میں سیب، ناسپاتی اور بالخصوص زیتون کے باغات سڑک کے دونوں طرف پھیلے ہوئے تھے۔ کہیں کہیں گرم چشمے کا پانی بھی بہہ رہا تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور کے بیان کے مطابق موسم گرما میں کثرت سے سیاح اس علاقے میں آتے ہیں۔ کچھ لوگ اپنے مکانات سیاحوں کو کرایہ پر بھی دے دیتے ہیں۔ یہ باغات ’’بورصہ‘‘ سے شروع ہو کر ’’یالوا‘‘ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ ’’یالوا‘‘ کے اندر بھی گرم پانی کے چشمے ہیں جن کو حماموں کے اندر پہنچایا گیا ہے۔ لوگ شفایابی کے لیے ان حماموں میں گرم پانی سے نہاتے ہیں۔ ’’یالوا‘‘ سے بحری جہاز، بسوں، موٹروں اور عام مسافروں کو لے کر استنبول کے ایک محلہ ’’پینڈک‘‘ (PENDIK) پہنچتے ہیں۔ کرایہ بھی بہت کم ہے۔ ’’پینڈک‘‘ پہنچ کر ہم نے ایک ٹیکسی لی اور احمدیہ مشن ہاؤس پہنچ گئے۔ جہاں ہماری رہائش کا انتظام مکرم صادق احمد بٹ صاحب صدر جماعت ترکی کے ارشاد پر کیا گیا تھا۔ ہمیں وہاں ہر طرح کی سہولت رہی۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ اَحۡسَنَ الۡجَزَآء۔

یوں تو استنبول اپنی ذات میں ایک دنیا ہے جہاں تاریخی عمارتیں، مساجد، محلات، حمام، انڈر گراونڈ پانی کے حوض وغیرہ کثرت سے ہیں۔ لیکن ہماری پہلی تلاش وہ مزارات تھے جن کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ اصحابِ کرام کے مزارات ہیں۔ جو کچھ فصیل کے اندر بھی ہیں اور کچھ فصیل کے باہر بھی ساتھ ہی ہیں۔ خصوصاً ’’اَدِرنے قاپے‘‘ (EDIRNE KAPI) کی طرف دائیں جانب فصیل کے اندر اور باہر بعض صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مزارات بتائے جاتے ہیں۔ اسی طرح ’’قوجہ مصطفٰی پاشا‘‘ محلہ کے اندر مشرقی جانب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دو صاحبزادیوں کے مزارات بتائے جاتے ہیں۔ لیکن کوئی شخص یہ بیان نہیں کر سکتا کہ بازنطینی عیسائیوں کے زیر قبضہ شہر کے اندر یہ مزارات کیسے تعمیر ہو گئے۔ ہوسکتا ہے کہ اُس زمانہ کے حالات کے مطابق مزار کی شکل میں صرف یادگاریں ہوں تا کہ مسلمان وہاں جا کر ان بزرگوں کے لیے دعا کر سکیں۔ ہمارا مقصد بھی یہی تھا اور ہم نے ان مزاروں کو تلاش کر کے ان بزرگوں کی بلندی درجات کے لیے اور اپنی مغفرت کے لیے خدا تعالیٰ سے دعائیں کیں۔ استنبول کے یورپین سائیڈ والے سمندر کے ساتھ ہی قریباً سو میٹر کے فاصلہ پر ’’یَیرے باطان جامع‘‘ (YERE BATAN CAMI) یعنی زیرِ زمین ایک بہت وسیع مسجد ہے۔ جو باہر سے نظر نہیں آتی۔ لیکن نیچے جا کر اتنی بڑی مسجد دیکھ کر انسان حیران ضرور ہوتا ہے۔ یہ مسجد ’’قارا قوئے‘‘ کے علاقہ میں ہے۔ اس مسجد میں بھی بعض اصحابِ کرام رضوان اللہ اجمعین کے مزارات بتائے جاتے ہیں۔ ہم نے وہاں پہنچ کر بھی دعا کی۔ (KARA KOY) آج کل سیاحوں کا زیادہ رُخ ’’آیا صوفیا‘‘ نامی گرجے سے مسجد میں تبدیل شدہ عمارت کی طرف ہے۔ کسی زمانہ میں یہ مشرقی رومن سلطنت کا سب سے بڑا گرجا تھا۔ مسلمانوں نے استنبول کی فتح کے بعد اسے مسجد میں تبدیل کر دیا۔ قریباً پانچ سو سال یہ عمارت مسجد کے طور پر استعمال ہوتی رہی۔ عثمانی سلطنت کے اختتام اور جمہوریہ ترکی کے قیام کے بعد اسے میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا۔ لیکن موجودہ حکومت نے اسے دوبارہ مسجد میں

DAILY LONDON ALFAZL ONLINE
www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
ANDROID APP ON Google play
اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

تبدیل کر دیا ہے۔ اندر جاکر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مشہور حدیث یاد آئی کہ آخری زمانہ میں مسلمانوں کی مساجد تو عظیم الشان ہوں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ یہی حالت اس مسجد کی نظر آئی۔ سیاحوں کی کثرت کی وجہ سے اندر داخل ہونا اور اندر سے باہر نکلنا مشکل ہو رہا تھا۔ لیکن عبادت کرنے والے خال خال ہی نظر آئے۔ انتظامیہ نے لکڑی کے تختوں کے ذریعہ سیاحوں کے لیے ایک جگہ مقرر کر دی ہے تا کہ سیاح اس لکڑی سے آگے نہ جائیں۔ مردوں اور عورتوں کا اتنا رش تھا کہ اس ماحول میں سکون سے عبادت کرنا بظاہر ناممکن نظر آرہا تھا۔ موجودہ حکومت نے ایک پہاڑی کے اوپر ایک جدید مسجد بھی تعمیر کرائی ہے۔ جس کا اسٹائل تو پرانی مسجد جیسا ہی ہے لیکن یہ ایک بالکل جدید عمارت ہے۔ جس میں جگہ جگہ نقش لگی ہوئی ہیں اور اتنی بڑی مسجد ہے کہ ترکی کی تمام مساجد اس کے مقابل میں بہت چھوٹی رہ گئی ہیں۔ حتّٰی کہ استنبول کی مشہور سلطان احمد مسجد جسے ''بلیو ماسک'' بھی کہا جاتا ہے۔ نیز ''ادرنے'' (EDIRNE) کی سلیمیہ مسجد بھی اس نئی مسجد سے بہت چھوٹی ہیں۔ مسجد تک پہنچنے کے لیے اسپیشل سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔ لیکن افسوس کہ اس مسجد میں بھی عبادت کرنے والے کم اور سیاح زیادہ نظر آئے۔ یہ مسجد استنبول کے ایشیا والے حصہ میں ہے اور فی الواقع قابل دید ہے۔ استنبول میں عثمانی بادشاہوں اور اُمراء کے متعدد محلات ہیں۔ اُن میں سے پہلا محل وہ ہے جسے جمہوریہ ترکی کے قیام کے بعد میوزیم میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس محل کے مین گیٹ پر ایک توپ رکھی ہوئی ہے اس لیے اس کو ''توپ قاپے سرائے'' یعنی توپ کے گیٹ والا محل کہا جاتا ہے۔ اسی محل کے ایک حصہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین اور بعض انبیاءِ کرام کے مقدسات بھی رکھے ہوئے ہیں۔ چوبیس گھنٹے بعض حفاظ باری باری یہاں پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ عثمانیوں کے زمانہ میں بھی یہی طریق رائج تھا۔ دوسرا بڑا محل ''دولما باغچہ'' محل ہے جو باسفورس کے کنارے سمندر میں بھرتی کر کے بنایا گیا ہے۔ یہ محلات استنبول کے یورپین حصہ میں ہیں۔ استنبول کے ایشیا والے حصہ میں باسفورس کے کنارے بعض محلات ہیں جو ہمارے زمانہ میں زائرین کے لیے کھولے نہیں گئے تھے۔ مثلاً ''بے لیر بے ئی'' (BEYLER BEYI) محل جو باسفورس کے اوپر بنے ہوئے بغیر ستونوں کے رسیوں والے پل کے بالکل ساتھ ہی ہے۔ یہ محل آج بھی بند تھا۔ صرف اسکے باغیچہ میں جانے کی اجازت دی گئی۔ دوسرا محل جو باسفورس کے کنارے ہے۔ اسے ''کوچوک صو قصرے'' (KUCUK SU KASRI) کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ رہائشی محل نہیں۔ صرف دن کے وقت خاص خاص میٹنگز کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ نسبتاً چھوٹا ہے لیکن نہایت ہی خوبصورت ہے۔ اس کی سفید رنگ کی عمارت واقعی قابلِ دید ہے۔ باسفورس کے ایشیا والے حصہ میں ''انا دولو قاواغی'' (ANADOLLI KAVAGI) بحری جہازوں کا آخری اسٹاپ ہے۔ وہاں مچھلی کے متعدد ریسٹورنٹ ہیں۔ اسی کے قریب پہاڑ پر حضرت یوشع بن نون علیہ السلام کا مزار بتایا جاتا ہے اور وہاں بالخصوص دینیات پڑھنے والے لڑکے اور لڑکیاں جاتے ہیں اور مزار کے کنارے بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں۔ جب خاکسار ترکی میں طالب علم تھا اس وقت کئی دیگر شہروں کا سفر کرنے کا موقع بھی میسر آیا۔ لیکن اُس وقت کے ترکی اور موجودہ ترکی میں بہت فرق ہے۔ لہٰذا خاکسار صرف ان جگہوں کا ذکر کرنا چاہتا ہے جہاں خاکسار کو حالیہ سفر کے دوران جانے کی توفیق ملی۔ ان میں سے ایک شہر ''ایسکی شہر'' (ESKI SEHIR) ہے۔ اسے ترکی کا ''وینس'' (VENICE) بھی کہا جاتا ہے۔ اسکے لفظی معنی ہیں ''قدیم شہر'' یا ''پرانا شہر''۔ لیکن یہ ایک خوبصورت اور جدید شہر ہے۔ شہر کے بیچوں بیچ ایک نہر ہے جس کے اندر کشتیاں اور چھوٹے بحری جہاز چلتے ہیں۔ ان کا کرایہ بھی کچھ زیادہ نہیں۔ اس نہر کے ساتھ ہی کھانے کے بہت عمدہ ریسٹورنٹس ہیں۔ شہر کے ایک حصے میں بے حد خوبصورت اور وسیع و عریض پارک بنایا گیا ہے۔ جس میں پانی کی ایک جھیل بھی ہے اور فوارے وغیرہ بھی لگائے گئے ہیں۔ ''ڈزنی لینڈ'' کی طرز کی ایک عمارت بھی بنائی گئی ہے جہاں سے شہر اور پارک کا نظارہ نظر آتا ہے۔ ٹیکسی طلب کرنے کے لیے مین گیٹ پر گھنٹی لگی ہوئی ہے۔ گھنٹی دبانے پر چند منٹ میں ٹیکسی پہنچ جاتی ہے۔ شہر میں یونیورسٹی بھی ہے۔ شہر کی آب و ہوا بھی صاف ہے۔ عمارتیں بہت عمدہ ہیں۔ غرض یہ ایک قابل دید شہر ہے۔ خاکسار اور برادرم مکرم رشید احمد ارشد صاحب ٹرین پر صبح اس شہر کی طرف روانہ ہوئے اور سیر و سیاحت کے بعد اسی روز شام کے وقت مشن ہاؤس واپس پہنچ گئے۔

خاکسار 1985ء میں استنبول یونیورسٹی سے پی-ایچ-ڈی کرنے کے بعد استنبول سے علیحدہ ہوا تھا۔ اس کے بعد جب بھی ترکی جانے کا موقع ملا غیر معمولی ترقی نظر آئی۔ عمدہ عمدہ سڑکیں، نئی عمارتیں، نئے نئے شاپنگ مال، زیر زمین ریلوے ٹرام، زیر زمین سمندر کے نیچے بنائی جانے والی ٹنل، جہاں سے بسیں کاریں اور ٹرک وغیرہ گزرتے ہیں۔ اسی طرح باسفورس کے اور تعمیر ہونے والے رسوں کی مدد سے بغیر ستونوں کے بنے ہوئے پل، خلاصہ یہ کہ کس کس چیز کا ذکر کیا جائے۔ ہر چیز ہی بے نظیر ہے۔ لیکن مجموعی طور پر استنبول یورپ کے مقابلہ میں کم از کم نصف سے بھی زیادہ سستا ہے۔ لباس یورپین اسٹینڈرڈ کا ملتا ہے لیکن قیمت بہت کم۔ کھانا سستا، ٹرام، بس، بحری کشتیوں وغیرہ نیز ٹیکسیوں کا کرایہ نہایت ہی کم ہے۔ ہوٹل اچھے اور سستے۔ بس شرط یہ ہے کہ آپ آنکھیں کھلی رکھیں۔ چیزوں کی خرید کے وقت ضرورت پڑنے پر ''بارگینگ'' کر لیں تو آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کا ایک مرکز ہے جو ایشیا والے حصہ میں ہے۔ جماعت میں کثرت سے عرب ممالک خصوصاً شام سے آمدہ اور بعض پاکستانی موجود ہیں۔ جو نوجوان انگریزی جانتے ہیں اور اسکولوں اور کالجوں میں انگریزی کی تعلیم دینے کے قابل ہیں ان کے لیے ترکی میں کام اور رہائش کا سنہری موقع ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کو دنیا کے ہر ملک میں مضبوط سے مضبوط تر کر دے۔ ترکی ایک عظیم ملک ہے اور ترک ایک عظیم قوم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک اور اس قوم کو بھی دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطاء فرمائے اور احمدیت کا کثرت سے اس ملک اور قوم میں نفوذ ہو۔ آمین۔

چھوٹی مگر سبق آموز بات

احترام آدمیت

تم سب کی سب آدم کی اولاد ہو۔ ساری دنیا خدا کا کنبہ ہے۔ اسی مساواتِ انسانی کی بناء پر آپ ﷺ کا عمل تھا کہ اگر کسی یہودی کا جنازہ بھی آپ کے پاس سے گزرتا تو آپ ﷺ اس کے احترام میں کھڑے ہوتے تھے۔ صحابہ اکرامؓ کے تعجب پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا یہ انسان نہیں۔

(بخاری)

مرسلہ: محمد عمر تیاپوری، انڈیا

22 دسمبر 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	05:33	17:44
مدینہ منورہ	05:38	17:39
قادیان	05:58	17:29
ربوہ	05:37	17:09
اسلام آباد ٹلفورڈ	06:36	15:58